67958

العلم علمان علم الابدان و علم الادیان

طبیب جدید عالمگیر کا ہمیشہ پیش رو رہنے والا

ماہوار رسالہ

تبصرۃ الاطباء

جلد ۲

مدیر حکیم احمد الدین موحد طب جدید

مقاصد رسالہ

(۱) علم علاج کے تمام مروجہ طریقوں مثل یونانی۔ ڈاکٹری۔ ویدک۔ ہومیوپیتھک وغیرہ کے اصولوں پر محققانہ بحث کرنا اور انکے غلط مسائل کو پختہ دلائل کے ساتھ رد کرنا اور انکے صحیح مگر مختلف فیہ مسائل کو باہم تطبیق دیکر ایک جدید لیکن مکمل اور صحیح طب کا ملک میں قائم کرنا اس رسالے کا خاص اور پہلا مقصد ہے۔

(۲) انجمن خادم الحکمت کی طبی خدمات۔ جدید علمی نکات اور نئے نئے تجربات سے پبلک کو آگاہی دینا۔

(۳) مایوس العلاج مریضوں کو طب جدید کے ماتحت صحیح مشورہ دینا۔

فہرست مضامین

حفظ صحت	۳	معزز ہمعصر ڈاکٹر اور ہم	۱۸
علم الادویہ	۵	ایک اہم ترین تجویز اور مفید مشورہ	۲۲
افعال الاعضا	۷	معزز ہمعصر حامی الصحت اور ہم	۲۵
علاج الامراض	۱۱	جوابات استفسارات	۲۶
مراسلات	۱۳	استفسارات	۳۴
مکالمہ باہمی	۱۷	تحقیقات و تجربات	۳۶

ہر قسم کی خط و کتابت مدیر حکیم احمد الدین بانی انجمن خادم الحکمت شاہدرہ ہونی چاہیے

قواعد رسالہ

(۱) یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ٹھیک پندرہ تاریخ کو دفتر سے شائع ہوتا ہے۔ جن اصحاب کو رسالہ وقت پر نہ ملے تو پچیس تاریخ تک بھی اطلاع دیکر رسالہ منگوا سکتے ہیں جو بیرنگ روانہ ہوگا۔ لیکن "پچیس" تاریخ کے بعد درخواست آنے پر قیمتاً مل سکیگا۔

(۲) عام سالانہ قیمت تین روپیہ ہے جو کہ ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔ طلباء سے ۸ عہ امراء اور والیان ریاست جو کچھ عنایت فرمائیں۔

(۳) قیمت سالانہ بذریعہ منی آرڈر بھیجنے والوں کو اجازت ہے کہ فیس منی آرڈر قیمت میں سے نکالیں۔ لیکن وی پی کی صورت میں تین روپیہ چار آنہ انکو دینے پڑینگے۔

(۴) جو اصحاب آئندہ کے لئے دو نئے خریدار پیدا کر کے ان کی طرف سے سالانہ قیمتیں نقد دفتر میں بھجوا دینگے یا وی۔پی وصول کرا دینگے۔ انکا حق ہوگا کہ خود اپنے نام یا کسی دوست کے نام چھ ماہ کے لئے رسالہ مفت جاری کرالیں۔ اور بصورت چار خریدار دینے کے ایک سال کے واسطے رسالہ مفت جاری کرا سکتے ہیں۔

(۵) تمام علمی سوالات مفت درج رسالہ ہونگے۔ لیکن تشخیصی سوالات جو کسی مریض کے متعلق طبی مشورہ کے رنگ میں ہوں۔ وہ سوالات اگر عام اطباء سے ہوں۔ تو دو آنہ فی سوال اور اگر مدیر رسالہ سے خاص ہوں تو دو روپیہ فی اسکے ہمراہ بھیجنا ضروری ہوگا۔ ورنہ تلف کر دیئے جائینگے۔ البتہ ممبران انجمن خادم الحکمت کے اپنے اور انکے اہل وعیال کے متعلق ایسے سوالات بھی مفت درج ہو سکتے ہیں۔

(۶) عام طور پر تبدیل مقام کے لئے اپنے ڈاکخانہ میں اطلاع کر دینی چاہئے۔ اگر ہمیشہ کے لئے یا کم از کم چھ ماہ کے لئے جگہ تبدیل کی جاتی ہو۔ تو دفتر کو آگاہ فرما دیا کریں تاکہ آپکا پتہ تبدیل کر دیا جائے ورنہ رسالہ نہ پہنچنے کا دفتر ذمہ وار نہیں۔

(۷) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہئے۔ ورنہ تعمیل کی شکایت معاف۔

(۸) نمونہ کا پرچہ ۴ مر کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہو سکتا ہے۔

منیجر

حفظِ صحت

از سید سلیم

بالکل خالص پانی تو قدرتی طور پر نایاب ہے۔ چنانچہ بارش کا پانی جو کہ چشمہ اور کوئیں وغیرہ کے پانی کی نسبت زیادہ صاف ہوتا ہے۔ اس میں بھی ایمونیا (نشادر اور چونہ کی ہوا) وغیرہ کی کچھ نہ کچھ ضرور ملاوٹ ہوتی ہے۔ پھر زمین پر گر کر تو وہ بالکل کثیف ہو جاتا ہے۔ البتہ اگر زمین پر گرنے سے پہلے اسکو صفائی اور احتیاط سے جمع کر لیا جائے تو پھر وہ بہت زیادہ صاف اور خالص ہوتا ہے۔ اگرچہ پھر بھی بعض اوقات اس میں کئی کثافتیں پائی جانی ممکن ہیں۔ مثلاً بارش سے پہلے اندھیری کے آنے سے جو جو کثافتیں ہوا میں مل جاتی ہیں وہ بارش کے ہونے سے پانی میں مل کر نیچے آجاتی ہیں جس سے ہوا صاف ہو جاتی ہے لیکن پانی کثیف ہو جاتا ہے۔

صاف پانی کے اوصاف

(۱) اس میں کسی قسم کی بو نہ ہو۔

(۲) وہ بیرنگ ہو۔ البتہ اگر پانی بہت گہرا ہو تو اکثر اس کی رنگت نیلگوں ہوتی ہے۔ جس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(۳) اس کی سطح پر کوئی چیز تیرتی نہ ہو اور نہ ہی اس کے درمیان میں کسی قسم کی کثافت کے ذرات معلق ہوں اور نہ ہی اس کے ٹھیرانے پر اسکے نیچے کسی قسم کا دُرد تہ نشین ہو۔

(۴) وہ خوش ذائقہ ہو۔ اگر اسکا ذائقہ تلخ یا نمکین ہو تو سمجھ لو کہ وہ پانی کثیف ہے۔

(۵) وہ بہت ثقیل بھی نہ ہو۔

(۶) چمکدار بھی ہو۔

جسم میں پانی کے فوائد

(۱) غذا کی طرح اگرچہ پانی میں استحالہ ہو کر کسی اور شکل کو قبول کر لینے کی طاقت نہیں لیکن تمام اغذیہ نہ سوائے اس کے تیار ہو سکتی ہیں اور نہ ہی استحالات مختلفہ

میں سوائے اس کے تبدیل ہو سکتی ہیں۔ اس واسطے پانی ہر ایک غذا کا جزو اعظم ہے اور جسم انسان کی بناوٹ میں ستر فیصدی یا دو تہائی سے تین چوتھائی تک پانی ہوتا ہے پس بقاء حیات کے لئے ہر ذرۂ جسم میں اس کی ملاوٹ ضروری ہے۔ بلکہ ہر ذرۂ جسم میں پانی کی موجودگی ہی صحت و افعال الاعضاء کے اعتدال کے لئے نہایت ضروری ہے۔

(۲) اس سے غذا کے ہضم ہونے پھر اس کے جسم میں جذب ہونے اور پھر جزو بدن ہونے میں مدد ملتی ہے۔

(۳) یہ خون کی رقت (پتلاہٹ) کو قائم رکھتا ہے۔ چنانچہ خون میں اسّی فیصدی پانی ہوتا ہے۔

(۴) یہ فضلات جسم کو براہ بول۔ براز اور پسینہ وغیرہ خارج کرتا ہے۔ چنانچہ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ایک تندرست شخص اپنے پھیپھڑوں۔ انتڑیوں۔ جلد اور گردوں کی راہ سے شبانہ روز میں ڈیڑھ سیر سے اڑھائی سیر تک پانی خارج کرتا ہے۔ چنانچہ پھیپھڑوں سے براہ تنفس تخمیناً نصف سیر اور جلد سے براہ پسینہ تخمیناً تین پاؤ۔ اور گردوں اور انتڑیوں سے براہ بول و براز تخمیناً سوا سیر۔ پس جسم انسان میں جسقدر یومیہ پانی کا خرچ ہے اسیقدر بدل مایتحلل کے طور پر اس کی ضرورت ہے۔

پانی کے اقسام

(۱) **بارش کا پانی**۔ یہ پانی نسبتاً پاک و صاف ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اسے کھلے میدان میں زمین پر گرنے سے پہلے اکٹھا کر لیا جائے خصوصاً وہ جو مسلسل بارشوں کے زمانہ میں جمع کیا جائے۔ غرضکہ حیب اور جھانکی ہوا بالکل صاف ہو اس وقت اور اس جگہ کی بارش کا پانی بھی صاف ہوگا۔ ورنہ شہروں اور قصبوں کی کثیف ہوا اور اندھیری وغیرہ کا گرد و غبار بارش کے پانی کو بھی کثیف اور ناخالص بنا دیتے ہیں چونکہ بارش کے پانی میں سیسہ کسیقدر حل ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کو سیسہ کی صراحی یا سیسہ کے حوضچہ وغیرہ میں بھر کر نہ رکھنا چاہئے۔ لیکن یاد رہے کہ بارش کا پانی جلد متعفن ہو جاتا ہے۔

(۲) **دریا اور نہر کا پانی**۔ دریا کا پانی عموماً کثیف اور بدمزہ ہوتا ہے۔ کیونکہ زمین کی بالائی کثافتیں پانی میں ملکر اسے کثیف کر دیتی ہیں

علم الادویہ

تاثیرات خراش پیدا کرتی ہے۔ نظام دموی میں تحریک پیدا کرتی ہے۔ لیکن نظام عصبی میں تسکین پیدا کرتی ہے۔ اس واسطے اس کی تاثیرات مختلف اوزان سے مختلف پیدا ہوا کرتی ہیں۔ اور اس کے اثرات پیچیدہ ہو جاتے ہیں۔ مثلاً تھوڑی مقدار میں کھانے سے معدہ کا دوران خون تیز ہو جاتا ہے۔ رطوبات معدی زیادہ تراوش پاتی ہیں۔ تہا بڑھ جاتی ہے۔ نبض تیز ہو جاتی ہے۔ امعاء کی حرکت دودیہ بڑھ جاتی ہے۔ مگر زیادہ مقدار میں دینے سے معدہ میں خراش زیادہ ہو کر جی متلاتا اور سر چکرانے لگتا ہے۔ بعض اوقات دست آنے لگتے ہیں۔ مگر چونکہ اعصاب میں بھی اس کی تاثیر تسکین بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے حرکت قلب بجائے بہت بڑھ جانے کے اعتدال سے بھی زیادہ گھٹ جاتی ہے۔ یعنی تھوڑی مقدار میں تو دل کی حرکت بڑھ جاتی اور نبض میں تیزی آجاتی ہے۔ مگر زیادہ مقدار میں دل کی حرکت کم ہو کر نبض سست ہو جاتی ہے۔ حتےٰ کہ بہت زیادہ مقدار دماغ اور نخاع پر مخدر تاثیر ہو کر انکو مخلوج کرتی ہے۔

آلات تنفس و آلات بول و تناسل کی غشاء مخاطی کے ذریعہ یہ جسم سے خارج ہوتے ہوئے ان پر بھی کسی قدر محرک اثر کرتی ہے جس سبب سے آلات مذکور کی رطوبت کی ترشح کسیقدر بڑھ جاتی ہے۔

اعضاء متاثرہ ۔ جلد۔ معدہ۔ امعاء۔ جگر۔ گردے۔ رحم۔ پھیپھڑہ ان اعضا پر محرک اثر کے انکو طاقت بخشتی ہے۔ پس ان اعضاء کے واسطے گویا مقوی ہے۔ مگر دماغ و نخاع و اعصاب کے لئے مسکن اور مضعف اثر رکھتی ہے۔ دل کے واسطے تھوڑے وزن میں مقوی ہے۔ مگر زیادہ وزن میں مسکن و مضعف اثر رکھتی ہے۔

مواقعہ استعمالات ۔ بطور محرک و مقوی ضعف معدہ۔ ضعف امعاء۔ ضعف جگر۔ سوء الہضم۔ تفخ۔ کرم امعاء۔ غشی۔ اختلاج قلب۔ کمی حیض۔ اختناق الرحم۔ نوبتی امراض دماغی میں مفید ہے۔ اور بطور مسکن صرع۔ رعشہ۔ کالی کھانسی۔ شقیقہ۔ وجع مفاصل عصبی دیں۔ تشنج اعضاء اندرونی و بیرونی۔ دوران سر۔ عرق النساء۔ وجع الورک وغیرہ میں نہایت مفید ہے۔ اور بیرونی طور پر اسکا ضماد چہرہ کی چھائیاں۔ داء الثعلب وغیرہ میں نافع ہے۔

وزن خوراک ۳ ماشہ سے ۹ ماشہ تک۔
بطور سفوف یا معجون یا مطبوخ وغیرہ کے دی جاتی ہے۔

۲۸۔ ابرک

جس کو طب میں طلق اور کوکب الارض وغیرہ ناموں سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔ ایک مشہور معدنی چیز ہے۔ سفید چمکدار اور پرت دار ہوتی ہے۔

خام حالت میں تو استعمال نہیں کرائی جاتی کیونکہ معدہ میں حل نہیں ہوتی بلکہ اسکے باریک اور چھوٹے چھوٹے پرت مری۔ معدہ اور امعاء کی سطح پر چمٹ جاتے اور مختلف قسم کی تکلیفوں کا باعث بنتے ہیں۔ لیکن اسکا کشتہ یعنی جلائی ہوئی جو نشاستہ کی طرح ہو جائے خواہ کس ترکیب سے کشتہ ہو قابل استعمال ہو جاتی ہے۔ کشتہ کرنے کی کئی ترکیبیں ہیں۔ بغیر کسی دیگر دوا ملانے کے جو صرف جلا جلا کر کشتہ کی جائے وہ مفرد کہلاتی ہے اور جو خواص اور تاثیرات ذیل میں مندرج ہیں وہ کشتہ مفرد کی تاثیرات ہیں لیکن جو دیگر ادویہ میں ملا کر کشتہ کی جائیں۔ انکے خواص میں حسب تاثیرات دیگر اشیاء فرق پڑ جاتا ہے۔ مثلاً اگر جمالگوٹہ وغیرہ ملایا جائے تو مسہل اثر کرتی ہے۔ اگر شیر یدار وغیرہ ملایا جائے تو کھانسی ضیق وغیرہ کے واسطے مفید رہو جاتی ہے۔ وقس علےٰ ہذا

تاثیرات و افعال۔ حابس دم و قابض و مسکن معدہ و امعاء ہے۔

مواقعہ استعمالات۔ التہاب معدہ و امعاء۔ قے و اسہال اور پیچش وغیرہ خصوصاً جب خون بھی آتا ہو اسکا استعمال نہایت مناسب ہے۔ نفث الدم اور رحم سے خون آنے میں بھی مفید ہے۔ لثہ و امیہ پر بطور سفون کے استعمال کیا جاتا ہے۔ نازک اعضاء کے زخموں پر بطور ذرور کے نہایت مفید ہے۔ دافع حمیات کے طور پر ان تپوں میں زیادہ مفید ہے۔ جن میں معدہ یا امعاء میں اجتماع خون کے آثار پائے جائیں۔ اور جگر و طحال حد سے بڑھے ہوئے نہ ہوں۔ دماغی فساد بھی نہ ہو۔ سو ایسے بخاروں میں۔ البتہ مفید ہے۔ لیکن بعلاوہ انکے دیگر قسم کے تپوں میں مفرد طور پر تو مفید نہیں۔ الا کسی دیگر دوائی کے ساتھ مرکب ہونے کی صورت میں حسب تاثیر اس دوا کے فائدہ ہو سکتا ہے۔

خوراک ۲ رتی سے ایک ماشہ تک ہے۔

مسلسل مضمون

افعال الاعضا

حکیم محمد یحییٰ خان

اول شرائیں جن میں خالص سُرخ اور چمکیلا خون ہوتا ہے۔

دوسری عروق شعریہ۔ جن کا تمام جسم میں جال پھیلا ہوا ہے۔

اور تیسری وریدیں۔ جو جسم کے مستعمل اور سیاہ خون کو واپس دل کی طرف لاتی ہیں۔

اب تینوں کا الگ الگ مفصل بیان کیا جاتا ہے۔ بمنہ وکرمہ

۱۔ شرائیں

جنہیں فارسی میں رگہائے جہندہ (یعنی کودنے والی رگیں) اور انگریزی میں آرٹریز کہتے ہیں۔ ان کی تڑپ کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان کا منبع دل ہے۔ اور دل میں بحالت قبض وبسط جھٹکا لگتا ہے۔ اور یہ رگیں بھی بوجہ شراکت کے اس جھٹکے سے متاثر ہوتی ہیں۔ اسی سبب سے ان میں تڑپ پائی جاتی ہے۔ شرائیں کی شکل گاؤدم ہوتی ہے۔ ابتدا سے موٹی اور پھر بتدریج پتلی ہوتی جاتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اول تو شروع میں خون کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ جس سے تناؤ زیادہ ہو کر پھٹنے کے احتمال سے قدرتی طور پر موٹی مخلوق ہوئی ہیں۔ اور پھر اخیر پر چونکہ کئی شاخوں میں منقسم ہو جاتی ہیں۔ اور خون ان میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ اس لئے باریک ہوتی جاتی ہیں۔ دوسرے یہ کہ آخیر کے سرے کے ساتھ عروق شعریہ کا اتصال ہوتا ہے۔ جو نہایت باریک ہوتے ہیں۔ پس انکے ساتھ ملحق ہونے کے واسطے یہ بھی باریک ہونی ضروری ہیں۔

سب سے بڑی شریان کا نام اوریطی ہے۔ جسے ابھر اور شریان اعظم بھی کہتے ہیں۔ یہ دل کے بائیں بطن سے نکلتی ہے۔ اور محرابدار شکل اختیار کرتی ہوئی پہلی پسلی کے قریب سے عمود الفقرات (یعنی ریڑھ کی ہڈی) کے ساتھ ساتھ نیچے کو چلی جاتی ہے۔ گویا اس کی شکل کھونڈی نما بن جاتی ہے۔ پھر بطن (کمر) کے چوتھے مہرے کے قریب دو شاخوں میں منقسم ہو کر دونوں ٹانگوں میں چلی جاتی ہے۔ گذرگاہ کے لحاظ سے اس کے تین حصے مقرر کئے گئے ہیں

(۱) محرابدار حصہ۔ یا قوس الاوریطی۔ جسے انگریزی آرچ آف دی اے ارٹا (Arch of the Aorta) کہتے ہیں۔

شریان اعظم سے بیس شاخیں نکلتی ہیں۔ پانچ محرابدار حصے سے۔ پانچ صدری حصے سے اور دس اور بطنی حصے سے

ملاحظہ ہو شکل ہذا

شریان اعظم
شریان ما تحت الترقوہ
شریان الرئہ
شریان الکلیہ
شریان الکبد
شریان الطحال
شریان المعد

(۲) صدری حصہ یا اوریطی صدریہ۔ جسے انگریزی میں تھوریسک اے ارٹا (Thoracic Aorta) کہتے ہیں۔

(۳) اوریطی بطنی جسکو انگریزی میں ایڈومینل اے ارٹا (Abdominal Aorta) کہتے ہیں۔

ان تینوں حصوں میں کوئی خاص امتیاز نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک ہی رگ ہے جس کے محل وقوع اور سہولت بیان کے لئے الگ الگ نام رکھ لئے ہیں۔

شریانوں کی ساخت میں تین طبقات پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ :-

(۱) **پہلا طبقہ بیرونی**۔ جو ریشہ دار اور خانہ دار ہوتا ہے۔ جن میں عروق العروق پھیل کر جرم شرائیں میں خون پہنچاتا ہے۔ اس طبقہ کا فائدہ یہ ہے۔ کہ جب شرائیں خون سے مملو ہو کر زیادہ تن جاتی ہیں۔ تو پھٹنے سے محفوظ رہتی ہیں۔

(۲) **دوسرا طبقہ درمیانی**۔ یہ لچکدار ہوتا ہے۔ جو معدہ و امعاء کے طبقہ عضلیہ سے ملتا جلتا ہے۔ جس طرح وہ (معدہ و امعا کا طبقہ عضلیہ) غذا کو آگے دھکیلتا ہے۔ اسی طرح یہ (طبقہ درمیانی) بھی خون کو آگے چلاتا ہے۔

اس کے لچکدار ہونے کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں :-

(۱) جب شرائیں میں خون کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے۔ تو تن کر جوف زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور پھر واپس اصلی حالت پر لوٹ آتا ہے۔ جیسے فٹ بال کا بلیڈر (ربڑ) یا سائیکل کی ٹائر ٹیوب ہوا بھرنے پر پھیل جاتی ہے۔ اور ہوا خارج ہونے پر واپس اصلی حالت پر آجاتی ہے۔ جس سے دباؤ پڑ کر خون کے آگے چلنے میں مدد ہوتی ہے۔ نیز شرائیں کا جرم پھٹنے سے محفوظ رہتا ہے۔

(۲) جب کبھی عضلی ریشوں کے انقباض کی وجہ سے یا کسی بیرونی دباؤ کے سبب سے جوف کم ہو جاتا ہے۔ تو اسی لچک ہی کے ذریعے سے شرائیں واپس اصلی حالت پر آ جاتی ہیں۔

(۳) لچک کی وجہ سے خون مسلسل رگوں میں چلتا رہتا ہے۔ جس کی کیفیت یہ ہے کہ جب بطون قلبی میں انقباض ہوتا ہے۔ تو خون کی زیادتی کے سبب شرائیں میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور حد سے زیادہ پھیل جاتی ہیں۔ تو لچک کی وجہ سے پھر اپنی اصلی

حالت کی طرف لوٹتی ہیں۔ تو اس دباؤ سے خون آگے کو دھکیلا جاتا ہے۔ جیساکہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے۔ یہ وہ وقفہ ہوتا ہے۔ جبکہ بطون قلبی میں سکون ہوتا ہے جب شرائیں اپنے اصلی قطر پر آچکتی ہیں۔ تو اور خون ان میں آجاتا ہے۔ اور اسی طرح پر یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اگر محض بطون قلبی کے انقباض پر ہی دوران خون منحصر ہوتا اور شرائیں کی لچک ممدنہ ہوتی۔ تو خون رک رک کر چلتا۔ اور مجتمع ہوکر اعضا متورم ہو جاتے۔

شرائیں کی ساخت میں الاسٹک پن (لچک) کے علاوہ عضلاتی ریشے بھی پائے جاتے ہیں۔ جن سے بہت سے فائدے ہیں۔ مثلاً

(۱) ضرورت کے موافق اعضاؤں میں خون کی مقدار انہی کے ذریعے سے کم و بیش ہوتی ہے۔ جہاں زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ وہاں ان کا انقباض کم ہوکر شرائیں ڈھیلی ہو جاتی ہیں۔ اور جوف زیادہ ہو جاتا ہے۔ جس سے کثیر مقدار میں خون پہنچ جاتا ہے۔ بخلاف اس کے جہاں ضرورت کم ہوتی ہے۔ وہاں انکے منقبض ہونے سے جوف تنگ ہو جاتا ہے جس سے خون کی آمد کم ہو جاتی ہے۔

یہاں یہ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ ان میں یہ قوت اور احساس کہاں سے آتا ہے؟ سو اس کا جواب یہ ہے کہ اعصاب محرکۃ العروق سے یہ قوت اور احساس حاصل ہوتا ہے۔

(۲) جریان خون کے روکنے میں بھی یہی ریشے کام کرتے ہیں۔ یعنی سکڑ کر جوف کو تنگ کر دیتے ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتے۔ تو شرائیں سے سارا خون بہ کر (خارج ہوکر) باعث ہلاکت ہوتا۔

(۳) زخم کا اندمال بھی انہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مثلاً خدانخواستہ اگر کوئی شریان کٹ جائے۔ تو یہی ریشے اتصال پاکر زخم کے بھرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ علےٰ ہذا اور بھی کئی فائدے ہیں۔

(۳) تیسرا طبقہ اندرونی۔ یہ طبقہ نہایت باریک ہوتا ہے۔ اس کی سطح بڑی چکنی ہوتی ہے۔ جس پر خون بآسانی چل سکتا ہے۔ اور کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہوتی۔

علاج الامراض

مسلسل مضمون — از حکیم عبدالرحمٰن صاحب

قسم سوم تحجر مفاصل یعنی جوڑوں کا پتھرانا۔ اس مرض میں بہ سبب علاج کامل نہ ہونے کے اور مرض کے مدت تک پیچھا نہ چھوڑنے کے جوڑوں کی کریاں (غضروف) اور جھلیاں (اغشیہ) ناقص اور ضائع ہو کر جوڑ سخت اور بدوضع ہو جاتے ہیں۔

اسباب اس کے وہی ہیں جو وجع المفاصل شدید میں بیان ہو چکے ہیں۔

علامات۔ بار بار جوڑوں پر مرض کا حملہ ہونے سے وہ خراب ہو کر بیکار ہو جاتے ہیں۔ ان کی حرکت جاتی رہتی ہے۔ جوڑوں میں استخوانی وصل ہو کر وہ پتھر کی طرح سخت ہو جاتے ہیں۔ اُٹھنا۔ بیٹھنا۔ چلنا۔ پھرنا محال ہو جاتا ہے۔ رات کے وقت جوڑوں میں سخت درد ہوتا ہے۔ مریض کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے۔ اور لولا لنگڑا بن جاتا ہے بلکہ بعض اوقات گردن کے بالائی مہروں اور جبڑے کے جوڑ میں یہ مرض چلا جاتا ہے جس سے مریض نہ سر ہلا سکتا ہے اور نہ مُونہہ کھول سکتا ہے۔ لیکن تاہم اس قسم کی مرض میں دل مبتلا نہیں ہوا کرتا جیسے شدید وجع المفاصل میں ہو جایا کرتا ہے۔ ایسے مریضوں کو جلدی سے آرام نہیں ہو سکتا۔ بہت دیر تک علاج کرنے سے ایک حد تک فائدہ ہو جاتا ہے۔ مگر مکمل طور پر صحت حاصل نہیں ہو سکتی الا ماشاء اللہ۔

علاج۔ مریض کو سردی سے بچائیں۔ فلالین وغیرہ کے گرم کپڑے پہنائیں۔ مریض کو کسی گرم خشک مقام پر جہاں کی زمین اور ہوا مرطوب نہ ہو تبدیل آب و ہوا کرائیں۔ غذا مقوی لطیف اور زود ہضم دیں۔ حفظان صحت کی پابندی کرائیں۔ سبز ترکاریوں میں ایسے مریض کو گوشت بھی دے سکتے ہیں خصوصاً پرندوں کا گوشت مفید ہے۔ مکھن اور بالائی کھلانا بہت ہی مفید ہے۔ بشرطیکہ اس کی مداومت کرائی جائے۔ نیز جوڑوں کو بھپارہ دینا یا ٹکور کرنا اور جوڑوں پر مالش کرتے رہنا اور مریض کو آہستہ آہستہ دینا جس سے جوڑوں میں حرکت پیدا ہو مفید ہے۔ کاڈلیور آئل (روغن ماہی) مفرد یا کسی اسکے مرکب کا استعمال کرانا بہت مفید ہے۔ پوٹاشیم آئیوڈائڈ اس حالت میں مفید ہوا کرتی ہے۔ سفوف سمی بھی اس مرض میں مفید ہے۔ گوایکم رمزن جس کا ذکر پیچھے ہو چکا ہے۔ مفرد یا اسکا کوئی مرکب خصوصاً پلوگوائی سائی کمپازیٹا ڈاکٹر صاحبان

کہتے ہیں کہ مفید ہے۔ یہ مرض عموماً بڑے بوڑھے اشخاص کو بسبب پیری کے بعض جوڑوں کی کریاں اور اغشیہ خراب ہو کر بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ خصوصاً گھٹنوں میں اکثر یہ حالت پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ اگرچہ ابتک مجھے ان کی اس تکلیف کو شرطیہ فائدہ کرنے والی کوئی دوا نہیں ملی (اگر کسی اور دوست کے پاس اسکا مجرب نسخہ ہو تو مرحمت فرمائیں) لیکن تاہم حفظ صحت کے اصولوں پر عملدرآمد کرنے اور مقویات کے استعمال کرنے اور ورزش وغیرہ سے اکثر فائدہ ہو جاتا ہے۔

فصل بائیسویں

نقرس۔ یہ مرض بھی وجع المفاصل کی ہی ایک قسم ہے۔ لیکن چونکہ اس کے اسباب اور علاج میں فرق ہے۔ اس واسطے اس کو الگ طور پر مستقل فصل میں بیان کیا جانا نہایت ضروری ہے۔ متقدمین اطباء میں سے بھی بہتوں نے اسکو الگ بیان کیا ہے۔ مگر سچی بات یہ ہے کہ انکو اس مرض کی ماہیت پورے طور پر سمجھ میں نہیں آئی۔ چنانچہ باوجود اسکو علیحدہ بیان کرنے کے اسباب۔ علامات وہی وجع المفاصل والے بیان کر دیئے ہیں اور علاج میں بھی کوئی امتیت بیان نہیں کی۔ حالانکہ یہ مرض ایسی نہ تھی جس کی طرف سے اسقدر لاپرواہی سے اختیار کی جاتی۔ ڈاکٹروں نے اسپر بہت غور سے کام لیا ہے۔ اور اس کی کما حقہ وضاحت کر دی ہے۔

ماہیت۔ چھوٹے چھوٹے جوڑوں میں یہ درد ہوا کرتا ہے جس کے ساتھ اکثر ورم ہو جاتا ہے۔ لیکن اکثر اس کی ابتداء پاؤں کے انگوٹھے کے جوڑ سے شروع ہوتی ہے اور پھر دوسری انگلیوں اور بڑے بڑے جوڑوں میں بھی پھیل سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ متقدمین نے اس کو نقرس کے نام سے موسوم کیا کیونکہ نقرس کا ماخذ نقوروس ہے جس کے معنے ہیں پاؤں کے انگوٹھوں کا جوڑ ہیں۔ حالانکہ کبھی کبھی اس کی ابتدا دوسرے مفاصل سے بھی ہو جاتی ہے۔ مثلاً ہاتھ کے انگوٹھے یا دیگر جوڑوں میں سے کوئی جوڑ سب سے پہلے ماؤف ہو جائے اور اس کے بعد دیگر مفاصل میں بھی یہ مرض پیدا ہو جائے بلکہ علاوہ مفاصل کے اندرونی اعضاء میں سے کسی ایک عضو میں بھی یہ مرض پیدا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اسکا ذکر اس مرض کے اقسام اور انکی علامات کے ضمن میں مفصل درج ہوگا۔

مراسلات

بقایا مراسلہ ۲ بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۲۳ء

(از جناب سید صید نور صاحب از جلال پور جٹاں)

بدنِ حیوانی اور قوتِ بازیافت

اگر گنا وغیرہ چوسنے سے تمہارا مُنہ اندر سے چھل جائے یا مسوڑھوں اور لب وغیرہ میں چیرا آجائے یا زخم ہو جائے یا گرم دودھ اور چائے وغیرہ سے منہ میں چھالے پڑ جائیں یا پان کی تیزی سے مُنہ میں جلن اور خراش پیدا ہو تو لعابِ دہن ہی ان سب کا واحد علاج ہے۔ کسی مرہم یا ذرور کی حاجت نہیں وہ کیوں؟ اس لئے کہ **قوتِ بازیافت** ہر وقت اپنے فرض کی انجام دہی کے لئے مستعد و تیار رہتی ہے۔ جونہی جسم کے اندر کہیں کوئی نقص معلوم کر لیا فوراً اسکے درپے ہو گئی اور اس کی اصلاح کر کے ہی دم لیا۔

یہ قوت انسان میں تو صرف اندرونی مرمت تک ہی محدود ہے۔ لیکن بعض حیوانات میں خالقِ جن و انس نے اسکو اسقدر بھر دیا کہ اگر انکے ہاتھ پاؤں کاٹ نہیں اُکھاڑ کے پھینک دیئے جائیں تو از سرِ نو نکلکر پورے ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح وہ جانور تھوڑے ہی عرصہ میں پھر صحیح الجثہ اور بے عیب ہو جاتا ہے۔ تجربہ کے لئے اگر ممکن ہو تو جھینگا مچھلی کا ایک بازو اُکھاڑ کے پھینکدو اور اسکو پانی میں چھوڑ دو کچھ عرصہ کے بعد جب آپ اسکو پانی سے نکالکر دیکھینگے تو اسکا وہ بازو بھی نکل کے دوسروں کے برابر ہو چکا ہو گا۔ اگر قدرے کم ہوا تو چند روز اور انتظار کے بعد پھر دیکھئے تو آپ اسکو پہچان بھی نہ سکینگے۔

انسانی بدن کے بیرونی حصہ میں چونکہ اس قوت کا بہت کم دخل ہے۔ اس لئے ہاتھ پاؤں یا ناک کان کٹ جائے تو اُسکا دوبارہ اُگانا تو کیا اُس کے زخم کو بھی بغیر امداد ادویہ مندملہ کے چنگا نہیں کر سکتی۔ بلکہ یہاں پر مرہم اور دھوڑے وغیرہ کی اشد ضرورت پڑتی ہے جس سے زخم تو کچھ عرصہ میں جوں توں کر کے اچھا ہو ہی جاتا ہے۔ لیکن عضو کا بڑھکنا

برابر ہو جانا بالکل ناممکن ہے۔ چنانچہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب نافرمان عورت کی حرکات ناشائستہ سے مغلوب الغضب ہوکر اسکا خاوند اس کی ناک کاٹ لیتا ہے۔ تو وہ تمام عمر میں اپنی ناک کو دوبارہ ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں دیکھ سکتی۔ بلکہ یونہی نک کٹی سپردِ خاک ہو جاتی ہے۔ سو تم بھی اپنے خاوند خداوند یا خالق سے ہر وقت ڈرتے رہنا اور کبھی بھول کے بھی اس کی اطاعت سے روگردانی نہ کرنا کیونکہ "وَلَوْشَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ (اور اگر چاہے اللہ لے جائے اُنکے کان اور آنکھیں)

پس استغفار کو اپنا شعار۔ توبہ کو آڑے وقت کا یار۔ اور اعمالِ صالح کو غمخوار بناؤ۔ اور روزانہ پنجوقتہ نماز کی صورت میں اپنے خالق کی درگاہ میں جبینِ نیاز کو گھسا گھسا کر حقِ مخلوقیت ادا کرتے رہا کرو۔ کیونکہ اُسکا حکم ہے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ (کھڑی کرو نماز اور دیا کرو زکوٰۃ اور جھکو ساتھ جھکنے والوں کے)۔

لیکن یاد رہے کہ تم مسلمان ہو مخلوق کے آگے سر جھکانا تمہارے مذہب میں کفر ہے۔ کسی جابر سے جابر حاکم کے آگے بھی سرنگوں ہونا تمہاری کسرِ شان ہے۔ وہ فرماتا ہے۔ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (سو نہ ٹھہراؤ اللہ کے برابر کوئی اور تم جانتے ہو)۔

مرمت آخر مرمت ہی ہے۔ گٹھا ہوا جوتا ہو یا کپڑا ٹانک کا ٹکڑہ ہو یا ہاتھ کی ہتھیلی خواہ کیسا ہی مضبوط گانٹھا جائے نئے جوتے یا تندرست جوڑ کا مقابلہ ہرگز نہیں کر سکتا۔ پس ہر قسم کی منشیات و مسکرات سے ہمیشہ احتراز و پرہیز کرنا خصوصاً کثرت سے نشے غذا کی کثرت بھی آلاتِ انہضام یعنے معدہ و جگر کو کثرتِ کار سے تھکا تھکا کر کمزور کر دیتی ہے۔ حتے کہ وہ اپنے فرائض منصبی کی سرانجام دہی سے بھی قاصر رہ جاتے ہیں۔ یعنی غذا جیسی ضروری چیز جو حیاتِ انسانی کا جزوِ لاینفک ہے۔ پورے طور پر ہضم ہو کر جزوِ بدن نہیں بن سکتی۔ جسکا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ چہ جائیکہ شرابِ خانہ خراب جیسی تند و تیز کی کثرت سے وہ اعضاء بالکل معطل ہو کر موجبِ ہلاکت نہ ہوں؟ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (اے ایمان والو یہ جوا ہے۔ شراب اور جوا اور بُت اور پانسی گندے کام ہیں شیطان کے۔ سو ان سے بچتے رہو شائد تمہارا بھلا ہو)

شرابی اگر آج شراب نوشی کی عادت کو ترک کر کے عصاء توبہ کو ہاتھ میں لیکر خانۂ خدا (مسجد) کی راہ لے تو گو **قوتِ بازیافت** اُس کے معدہ و جگر وغیرہ کی اِصلاح یا مرمت تو ضرور کر دیگی مگر وہ پہلی سی طاقت کہاں؟ "تیر از کماں جستہ باز نیاید"

پس اے میرے پیارے بھائیو اور عزیزو آؤ اور آج ہی عہد کر لو کہ جہاں کہیں کسی ہمجنس یعنی نبی آدم کو خواہ وہ کسی مذہب و ملت سے تعلق رکھتا ہو شراب۔ افیون۔ چنڈو۔ گانجہ۔ یا بھنگ پیتے دیکھ لوگے تو انکے عیوب سے اُسکو آگاہ کر کے اِس فعل سے باز آنے کی ترغیب دوگے۔ جس کے عوض میں خدا تمہارا گھر جنت الفردوس میں بنا دیگا جہاں تم ابدی زندگی کے مزے لوٹا کروگے۔

میں اپنے خالق خداوند یا خاوند کی کس مُنہ سے تعریف کروں؟ کہ جس نے باوجود ہماری انگنت نافرمانیوں کے بھی اپنے لطف و کرم عفو و عنایت سے ہمارے وجود کے اندر طرح طرح کی قوتیں بھر رکھی ہیں جو ہر آں و ہر زمان میں نہایت سرگرمی سے اپنے اپنے کاموں میں مشغول و مستغرق ہیں۔ ہم خواہ کیسے ہی افعالِ قبیحہ کے مرتکب ہو جائیں۔ وہ ذرہ بھی پرواہ نہیں کرتا اور ان قوتوں کو ہماری بھلائی ہی کا حکم دے جاتا ہے۔ یعنی جو گڑھا ہم اپنی راہ میں کھود لیتے ہیں وہ قوتیں اسکو بھر دیتی ہیں حتےٰ کہ جب ہمارا کوئی نونہال صحبتِ بد سے متاثر ہو کر عاداتِ فاسدہ مثل **لواطت یا استمنا بالید** یعنی دست زنی کی منحوس عادت سے انواع و اقسام کے امراض میں مبتلا ہو کر یا تو اولاد سے بالکل ہی محروم یا کمزور و ناتواں اور بدشکل اولاد کا باپ بنتا ہے۔ جس سے اُس کی قدرتی راحت اور طبعی صحت میں کئی قسم کی خامیاں اور نقائص پیدا ہو کر زندگی بے لطف ہو جاتی ہے۔ پھر بھی **قوتِ بازیافت** کی بدولت اُس کی زندگی کے بھلے یا بُرے دن جو باقی ہوں گذر ہی جاتے ہیں۔ حضرت بوعلی قلندر نے کیا ہی خوب کہا ہے۔ ؎

جز خدا کس نیست بر تو مہرباں — دل بدہ غیر از خدا اندر جہاں
چشم دادہ گوش بینی ہم زباں — بر تو روشن گشت اسرارِ جہاں
غافلی از یادِ خود اے بے خبر — چند باشی بے خبر چوں گاؤ خر
نیستی آگاہ از لطفِ خدا — ہمچو عاشق ہر زماں بیند ترا

قالبِ انسانی اور انجن میں فرق کی وجہ

قالبِ انسانی کی بانی وہ ذاتِ اقدس ہے کہ جس کی شان میں هُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ (وہ سب کچھ بنانا جانتا ہے) آیا ہے۔ کیوں نہ ہو اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے)۔

جب اس کو اپنے کمالات کا ظہور منظور ہوا۔ تو ایک دو حرفہ لفظ کُنْ کہکے چشم زدن میں یہ سب باغ وبہارِ دُنیا موجود کردی۔ نور کو پیدا کرکے اپنی ذات کا آئینہ بنایا۔ عرش۔ فرش۔ لوح۔ قلم۔ سورج۔ چاند۔ ستارے۔ پہاڑ۔ دریا۔ درخت اور حیوانات بنائے جن میں حضرتِ انسان کو پیدا کرکے قوتِ گویائی دی عقل فکر ہوش وحواس عطاء کئے اور سب کا سردار بناکے اشرف المخلوقات کے معزز خطاب سے یاد فرمایا۔ قوتِ بازیافت بھی یکے ازاں جملہ شمار کیجئے جو قالب انسانی میں پائی جاتی ہے۔ لیکن سسٹیم انجن میں اسکا وجود کالعدم کا حکم رکھتا ہے۔

انجن کا بانی حضرتِ انسان ہے۔ جو قوتِ گویائی یعنی نطق اور فہم وادراک کی بدولت کو تمام موجوداتِ عالم کا سردار ہے۔ پر یہ قوت اُس کے اپنے وجود میں ایک ادنےٰ مخلوق مچھلی کے برابر بھی نہیں ہوتی جس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالےٰ واقعی اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ہے جو انسانی انجن کا بانی ہے۔ اُس ذاتِ قدوس کو اللہ۔ ایشور۔ گاڈ یا پرمیشور وغیرہ ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہیگا۔ اس کی ماں۔ باپ۔ بہن۔ بھائی۔ زن وفرزند کوئی بھی نہیں پر وہ واحد اور یکتا ہے۔ اسکا کوئی ساجھی نہیں۔ اُس کی آنکھ۔ کان۔ ناک۔ زبان بلکہ منہ بھی نہیں پر وہ سمیع وبصیر ہے۔ غرض دُنیا وما فیہا میں کوئی اسکا مثیل نہیں۔ قرآنِ کریم کھولکر سورہ اخلاص مطالعہ فرمائیے۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

مکالمہ باہمی

حکیم عبد الرحمٰن غلام محمد صاحب ایمن آبادی۔ السلام علیکم کے بعد واضح ہو۔ کہ بوقت اظہار نسخہ نقرہ وشنگرف یہ ہرگز نہیں کہا گیا تھا۔ کہ کشتہ سفید رنگ کا ہوگا۔ بلکہ صاف جتلایا گیا تھا کہ کشتہ نسواری رنگ کا ہوگا۔ اور اگر آگ زیادہ دی گئی تو سیاہی مائل برآمد ہوگا۔ جو طاقت میں کم ہوگا۔ جہاں تک میری عقل کی رسائی ہے۔ کشتہ مذکور کو کل حکمت پوری طرح نہیں کیا گیا۔ بشرطیکہ آگ ۳½ سیر اوپلہ صحرائی کی وزن کرنے کے بعد دی گئی ہے۔ کل حکمت کے کم از کم تین لیپ دینے چاہئیں۔ اگر رنگ کی نسبت آپ کو کوئی شک ہو۔ تو اُمید ہے کہ جس وقت سالانہ جلسہ کی رپورٹ چھپے گی۔ اُسکے اندراج سے وہ بھی رفع ہو جائیگا۔ خادم الاطبا غلام حسین سملال۔

جناب وید مولراج صاحب تسلیم۔ نسخہ مذکور میرا مستعمل ہے صرف پانچ سیر اوپلہ صحرائی کی بے دود آگ ہونی چاہئے۔ وزن پختہ یعنے انگریزی ہی نہ کہ خام جیسا آپنے ارقام فرمایا۔ اس میں کلام نہیں کہ سنکھیہ وزن میں کم ہو جاتا ہے۔ مگر جسقدر بھی برآمد ہو۔ اکسیر سے کم نہیں (نکو سبز ہونی چاہئے) کشتہ مذکور کا فضلہ یعنے نغدہ بھی اعلےٰ درجہ کا مصفّٰے خون اور امراض باردہ کے واسطے مفید اور مجرب ہے۔

اگر یہ نسخہ جو اوپر مذکور ہوا۔ نہ تیار کر سکیں۔ تو پھٹکڑی سفید ۲ تولہ۔ سنکھیہ سفید ۱ تولہ۔ ہر دو کو چار گھنٹہ خشک کھرل کر کے کسی مٹی کی کلیہ میں بند کر کے حسب دستور معروف گل حکمت کر کے ایک سیر اوپلوں کی شعلہ دار آگ میں دبا دیں۔ سرد ہونے پر نکال کر کام میں لاویں یہ بھی وہی فوائد رکھتی ہے۔

جناب حکیم سید محمد ناظر حسین صاحب سہارنپوری کی خدمت میں خط لکھا کہ ناگ پھنی بھیجدیں باوجود جوابی کارڈ بھیجنے کے جواب سے محروم رہا۔ اسی طرح حکیم غلام حسین صاحب سملال کی خدمت میں جوابی کارڈ بھیجا مگر جواب ندارد۔ براہ مہربانی ہر دو اصحاب جواب دیں۔ حکیم قمر الدین صابری کوٹ بازار

معزز ہمعصر ڈاکٹر اور ہم

مجھے نہایت افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ جس نیک نیتی سے میں نے ہمعصر ڈاکٹر کی غلط پالیسی پر ایک اعتراض کیا تھا۔ اسے ملحوظ رکھکر جواب دینے کی طرف توجہ نہیں کیگئی۔ خواہ نخواہ اِدھر اودھر کی طرف متوجہ ہوکر رسالہ کے چند صفحات بھر دیتے ہیں مگر اصل سوال اسی طرح رہ جاتا ہے۔ سوال صرف یہ تھا کہ آپ اپنے رسالہ میں ہمیشہ ہومیوپیتھک کو مکمل اور شافی علاج لکھتے ہیں اور باقی تمام طُرق علاج کو از سرتا پا غلط فضول اور مضر ظاہر کرتے ہیں یہ طریق انصاف سے بعید ہے۔ کیونکہ ہر طریق طب میں کچھ نہ کچھ صداقت ضرور موجود ہے۔ اور ہر ایک طریق کے معالج سے مریضوں کو اکثر شفاء ہو جانا تجربہ سے ظاہر ہے۔ پس آپ یہ تو شائد کہہ سکتے ہوں کہ ہومیوپیتھک دیگر طُرق علاج کی نسبت زیادہ مفید ہے لیکن یہ آپ کا حق نہیں کہ سب کو محض غلط اور مضر لکھیں۔ اس کے دو ہی جواب ہو سکتے تھے اول یہ کہ انشراح صدر سے لکھدیتے کہ واقعی دوسری طبیں منکل الوجوہ غلط نہیں مگر ان میں کمزوریاں بہ نسبت ہومیوپیتھک کے زیادہ ہیں۔ اس لئے اس کے مقابلہ پر تمام طبیں غلط اور مضر ہیں ورنہ انکے علاج سے بھی شفا ہو جاتی ہے مگر ہومیوپیتھک علاج سے کم۔ دوسرا یہ جواب تھا جو انہوں نے دیا کہ ہم نے جو کچھ لکھا صحیح ہے۔ ہر ایک طب سراسر غلط اور مضر ہے۔ اور کوئی مریض دوسری طبوں کے مقرر کردہ علاج سے کبھی اچھا نہیں ہوا۔ مگر اس جواب کے تسلیم کرانے کے واسطے بڑے بڑے دلائل کی ضرورت تھی کیونکہ یہ جواب بالکل خلاف مشاہدات و تجربات تھا۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کی طرف سے آجتک ایک دلیل بھی اسپر نہیں لائی گئی۔ میں نے یہ بھی لکھا کہ اگر آپ سابقہ تجربات کو بلا کسی دلیل کے رد کرتے ہیں تو آئندہ اس بحث کے فیصلہ کے لئے نئے تجربات کو جج بنا لیا جائے۔ اور وہ اس طرح کہ ایک ہی مرض کے چند مریض قرعہ اندازی کے طور پر باہم تقسیم کرلیں۔ نصف کا علاج آپ ہومیوپیتھک کے اصول پر کریں اور نصف کا علاج ہم علاج بالضد کے طور پر کرتے ہیں۔ اگر آپ کے مریض سب کے سب یا کم از کم اکثر حصہ شفایاب ہو گئے اور ہمارے مریض پہلے سے بھی زیادہ مریض ہو گئے

تو آپ کا دعوے صحیح اور ہمارا غلط۔ لیکن اگر ہمارے مریض بھی آپکے برابر بلکہ زیادہ شفایاب ہو گئے تو آپ کا دعوے باطل ہو گیا۔ مگر ڈاکٹر صاحب اس طرف بالکل نہیں آئے۔ اور اس دفعہ پھر سابق کی طرح اِدھر اُدھر کی باتوں سے پورے آٹھ صفحے رسالہ کے بھر دیئے۔ مگر مقابلہ یا فیصلہ کے متعلق ایک حرف بھی نہیں لکھا۔ اگر مینے یہ غلط لکھا ہے تو میں ڈاکٹر صاحب کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ آئندہ بحث کو ختم کر کے اسی ایک بات پر فیصلہ کا مدار ٹھیرالیں اور کوئی منصف مقبولہ فریقین کے سامنے آپ کا مضمون رکھکر اس سے فیصلہ لے لیں کہ میرے اصل سوال یا میرے پیش کردہ طریق فیصلہ کے متعلق آپ نے اس آٹھ صفحہ میں ایک سطر یا ایک جملہ بھی لکھا ہے۔ اگر نہیں تو پھر آپ ہی انصافاً فرمائیں کہ پھر اس تضیع اوقات اور تسوید اوراق سے کیا حاصل۔

ناظرین تبصرہ جو رسالہ ڈاکٹر کے خریدار نہیں حیران ہونگے کہ آخر آٹھ صفحے کس مضمون سے بھر دیئے گئے ہیں بیان کیا جاتا ہوں تاکہ انکا تعجب دُور ہو جائے۔

(۱) پہلے دو صفحے تو آپ نے صرف ہومیوپیتھک کی تعریف غیر محل اور محض بیجا طور پر لکھکر یہ فخر کیا ہے کہ مدیر تبصرہ ہمارے مضامین پڑھکر اغلاط کے سٹلہ سے دست بردار ہو گئے ہیں۔ گویا اپنے ناظرین کے سامنے غلط فتح کا نقارہ بجاتے ہیں۔ حالانکہ انکو معلوم ہے کہ میرا اس سے اغلاط کے متعلق یہی خیال ہے جسکو میں اپنے رسالہ معلم الاطباء میں ظاہر کر چکا ہوں اور اب تیسرا سال گذر رہا ہے کہ تبصرہ کے ذریعہ بھی اس خیال کو مدلل طور پر ظاہر کر رہا ہوں۔ لیکن آپ ہیں کہ اس غلط اور خود ساختہ بات پر فخر سے لکھتے ہیں کہ ہمارے جواب کو پڑھکر مدیر تبصرہ نے اقرار کر لیا ہے کہ یہ اصول غلط ہے۔ معزز ہمعصر ڈاکٹر نے ایسا خلاف واقعہ امر لکھکر ناظرین کو گمراہی میں ڈال کر بہت بڑا اخلاقی گناہ کیا ہے لیکن ہم اس غیر متعلق امر کو چھوڑتے ہیں۔ جاننے والے جانتے ہیں۔

(۲) تیسرے صفحہ سے چھ صفحہ تک آپنے بالخاصہ ادویات پر بحث کی ہے اور انکو مفید اور شافی امراض تسلیم کیا ہے۔ جن میں سے پارہ اور کونین کا نام خصوصیت سے لکھا گیا ہے کہ یہ دونو ادویہ نہایت مفید ہیں مگر کیوں مفید ہیں۔ اسکو کوئی نہیں جانتا اسی طرح تمام مسہلات اور مقویات وغیرہ بے شک موثر ہیں۔ مگر اسکی تاثیرات

کے متعلق کوئی اصول باقاعدہ مقرر نہیں ہے کہ کیوں فائدہ کرتے ہیں - اور لکھتے ہیں کہ طب یونانی اخلاط کی تھیوری کے مطابق اور ڈاکٹر جراثیم کی تھیوری کے مطابق ایسی تمام چیزوں کے اثرات ثابت نہیں کر سکتے کہ کس وجہ سے یہ تاثیرات پیدا کرتی ہیں وغیرہ وغیرہ

اب یہ تمام باتیں اگرچہ میرے سوال کا جواب نہیں ہیں مگر چونکہ اس کے ساتھ ایک قسم کا لگاؤ اور تعلق رکھتی ہیں - اس لئے میں جواباً عرض کرتا ہوں کہ یہ غلط ہے کہ ادویات بالخاصہ کے متعلق طب قدیم میں بالکل کوئی وجہ نہیں لکھی یا کہ کوئی اصل اور قاعدہ انکے متعلق بیان نہیں کیا گیا بلکہ اکثر ادویہ کی تاثیرات کے متعلق بہت کچھ طب قدیم اور ڈاکٹری میں لکھا گیا ہے۔ مگر قطع نظر انکے اس تبصرۃ الاطباء میں تاثیرات بالخاصہ کے متعلق بہت کچھ لکھا گیا ہے - اگر آپ اسی کو غور سے پڑھتے تو آپکو یہ چار صفحات سیاہ کرنے کی ضرورت نہ پڑتی - چنانچہ مذاکرہ علمیہ کے عنوان کے نیچے کونین کی تاثیرات پر، کہ کیونکر اور کس وجہ سے یہ دوا مرض تپ کے لئے فائدہ کرتی ہے۔ مبسوط مضمون لکھا گیا تھا۔ پھر مسہلات کے متعلق بھی یہی عنوان قائم کر کے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے - البتہ پارہ کے متعلق اگرچہ شرح وبسط سے نہیں لکھا گیا - مگر تاہم تھوڑا تھوڑا کئی دفعہ لکھا گیا ہے کہ اس سے غدودوں کا فعل تیز ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے خون کی صفائی عمدہ طور پر ہو کر امراض مایتعلق بہا سے خلاصی ہو جاتی ہے - ان مضامین کو آپ دوبارہ پڑھیں اور غور کریں تا آپکو معلوم ہو کہ علمی طب کونسی ہے اور اگر آپ کی پھر بھی تسلی نہ ہو تو آپ کسی دواء کے متعلق از سر نو سوال کریں کہ فلاں دوا جو کہ بہت ہی مفید اور موثر عام تجربہ میں پائی جاتی ہے۔ کیوں اور کس وجہ سے ہے تاکہ ہم آپکو وہ وجہ بتلا کر آپکے علم میں اضافہ کر سکیں۔ البتہ آپ ہومیوپیتھک ادویہ کے متعلق مفید ہونے کی کوئی وجہ نہیں بتلا سکتے کہ کیوں فائدہ کرتی ہیں - سوا اسکے کہ کہدیں تجربہ بتلاتا ہے اور یا یہ کہدیں کہ چونکہ یہ بالمثل دوا ہے۔ اس لئے فائدہ کرتی ہے مگر اس کی وجہ کہ کیوں بالمثل دوا فائدہ کرتی ہے - آپ نہیں بتلا سکینگے - اگر ہمت ہے تو بتلایئے کہ پارہ کیوں آتشک میں فائدہ کرتا ہے اور کباب چینی کیوں سوزاک میں مفید ہوتی ہے - ورنہ ہم سے ان ادویہ کے متعلق یا کسی اور دوا کے متعلق سوال کر کے دریافت کریں - لیکن پہلے ہمارا مضمون کونین کے متعلق ضرور پڑھ لیں کہ کیوں بعض قسم کے تپوں میں مفید ہے اور کیوں بعض میں مفید نہیں اور کن کن علامات سے

ہم کو معلوم ہو کہ اس مریض کو کونین سے فائدہ ہوگا اور کن کن علامات کی موجودگی میں مضر ہوگی۔
اسی طرح مسہلات کا مضمون بھی پڑھ لیں جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ کیوں بعض طبائع میں مسہلات اندازہ سے زیادہ اثر کرتے ہیں اور کیوں بعض میں کم یا بالکل اثر نہیں کرتے اور کیوں بعض کو اُلٹی ہو جاتی ہے اور بعض کو مسہل کھایا ہوا معلوم بھی نہیں ہوتا اور وہ کیا کیا علامات ہیں جن کی مدد سے ہم مسہل ادویہ کے دینے سے پہلے معلوم کر سکیں کہ اس مریض پر کونسا مسہل اثر انداز ہوگا اور کسقدر اور کیسے اثر کریگا وغیرہ وغیرہ اگر آپ نگاہ حق بین سے ان مضامین کا مطالعہ کرینگے تو آپکو معلوم ہو جائیگا کہ کونسی طب علمی رنگ سے رنگین ہے اور کونسی طب محض ظنیات کی پیروی کر رہی ہے۔

پس یہ آپکا لکھنا کہ بالخاصہ ادویات اگرچہ مفید ہیں لیکن کسی قاعدہ کے ماتحت نہیں ہیں۔ بالکل غلط ہے۔ لیکن پھر میں کہتا ہوں کہ قطع تعلق اس کے جب آپنے تسلیم کر لیا کہ بالخاصہ ادویہ مفید ہوتی ہیں جن سے امراض دور ہو جاتی ہیں تو گویا آپنے اپنے دعوے کو بھی خود ہی غلط ثابت کر دیا کیونکہ وہ دوائیں ہومیو پیتھک اصول کے ماتحت تو فائدہ نہیں کرتی ہیں بلکہ کسی دیگر اصول کے ماتحت انکا اثر ہوتا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ ہومیو پیتھک طریق ہی شافی طریق نہیں بلکہ دوسرے طریق بھی شافی طریق علاج ہیں۔ اور یہی صحیح ہے جیسا کہ آپکے قبلہ و کعبہ جناب ڈاکٹر صادق علی صاحب نے رسالہ ڈاکٹر ماہ مارچ صفحہ ۱۷ سے ۱۹ تک اسی امر کو ثابت کیا ہے کہ حکمائے قدیمہ میں جسقدر امور پہلے متحقق ہو چکے تھے ان سب کو ڈاکٹر ہینومن تسلیم کرتا ہے اور جو مسائل افعال الاعضاء۔ علم المرض۔ فن تشخیص اور عمل جراحی کے پہلے صحیح طور پر معلوم ہو چکے تھے ان میں وہ کوئی تصرف نہیں کرتا۔ الخ

(۳) صفحہ ۷ سے ۸ تک آپنے طب جدید عالمگیر کے متعلق لکھا ہے کہ چونکہ آپنے اب تک کوئی مکمل کتاب نہیں لکھی اس واسطے آپکے نئے اصول سے بالکل واقف نہیں۔ واقعی یہ عذر آپ کا ایک حد تک معقول اور واجب التسلیم ہے۔ انشاء اللہ کوشش کر رہا ہوں کہ جلد سے جلد ایک مکمل کتاب لکھکر شائع کروں۔ لیکن قبل اسکے کہ اس عظیم الشان خدمت کو سرانجام دے سکوں۔ اس رسالہ تبصرہ کے ذریعہ سے بہت کچھ ظاہر کر رہا ہوں پھر ایک رسالہ معلم الاطباء مدت سے شائع کر چکا ہوں اور اب جلسہ طبیہ میں بڑے بڑے دو لکچر

دیئے ہیں جن میں طب جدید پر بہت کچھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ جو رپورٹ جلسہ میں چھپ گئے ہیں۔ آپ انکو پڑھکر بہت کچھ آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔

بالآخر ایک عرض پیش خدمت کرتا ہوں اگر قبول ہو تو آپکی نہایت مہربانی ہوگی وہ یہ کہ چونکہ جو لوگ رسالہ تبصرہ کے خریدار ہیں انکا اکثر حصہ رسالہ ڈاکٹر کا خریدار نہیں ہے۔ اسی طرح برعکس معاملہ ہے تو ہماری یہ بحث دونو طرف کے ناظرین کے لئے گویا یکطرفہ ہے جس سے وہ کسی نتیجہ تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس دقت کو اُٹھانے کے واسطے میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ آپ اپنے رسالہ میں میری طرف سے اعلان کر دیں کہ جن ناظرین ڈاکٹر کو اس بحث سے دلچسپی ہو وہ مجھے اطلاع دیدیں کہ تا فیصلہ انکے نام رسالہ تبصرہ نصف قیمت پر جاری کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح اگر آپ بھی اجازت بخشیں تو آپ کی طرف سے میں بھی تبصرہ میں لکھدونگا۔ امید ہے کہ آپ اپریل کے رسالہ میں یہ اطلاع شائع کر دینگے تاکہ میں بھی آئندہ رسالہ میں اطلاع درج کر سکوں۔

احمد الدین

ایک اہم ترین تجویز اور مفید مشورہ

عنوان بالا کے ماتحت جناب حکیم ایس جے رام صاحب کیرتپوری نے رسالہ فروری میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ رسالہ بجائے ماہوار کے تھوڑے عرصہ کے لئے دو دو ماہ کے بعد شائع کیا جائے اور اس طرح سے اڈیٹر صاحب کو جو فرصت حاصل ہوگی۔ اس میں طب جدید کی کتاب لکھی جایا کرے تاکہ جلد سے جلد ہمیں کتاب مکمل ہو کر دیکھنے اور اس کے مطابق علاج کرنیکا موقعہ حاصل ہو سکے۔

اس کے جواب میں اب تک قریباً دو درجن خط موصول ہوئے ہیں جن میں سے صرف ایک صاحب نے اس تجویز کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔ باقی سب اس کے خلاف ہیں۔ اگرچہ سب کے سب نے اس امر پر زور دیا ہے کہ کتاب جلد مکمل ہونی چاہئے۔ مگر تجاویز مختلف پیش کرتے ہیں۔ بعض نے لکھا ہے کہ حسب تجویز جلسہ رسالہ کے خریدار بڑھانے چاہئیں۔ تاکہ رسالہ کی آمد زیادہ ہو کر ایک اسسٹنٹ اڈیٹر رکھا جا سکے۔ اور

اڈیٹر صاحب تصنیف کے کام میں زیادہ وقت لگا سکیں۔ اور بعض نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ کتاب کی قیمت پہلے مقرر کر لی جائے اور ہر ایک صاحب پیشگی قیمت دیکر کتاب کی تکمیل میں حصہ لے۔ اور مالی امداد سے ایڈیٹر کی حوصلہ افزائی کرے اور سب نے باتفاق لکھا ہے کہ رسالہ کو ماہوار دیکھنے کی بجائے ہم پندرہ روزہ دیکھنے کے خواہشمند ہیں نہ کہ اُلٹا تنزل۔

سو میری رائے میں بھی اسکا واحد علاج اور صحیح تجویز یہی ہے کہ رسالہ کی اشاعت بڑھانے میں سر توڑ کوشش کی جائے جب تک رسالہ کی اشاعت زیادہ ہو کر ایک اسسٹنٹ ایڈیٹر نہ رکھا جا سکے تصنیف کے کام میں فرصت نہیں مل سکتی۔ پس آج میں تمام ناظرین سے درخواست کرتا ہوں کہ ہر ایک دوست اپنے ذمہ یہ فرض سمجھے کہ دو دو نئے خریدار رسالہ کے لئے بنائے۔ اور جو جو رکاوٹیں کسی دوست کو خریدار پیدا کرنے میں سد راہ ہوں اس کے متعلق مفصل تحریر فرمائیں تاکہ انکے دور کرنے میں کوشش کی جائے۔ جسقدر احباب نے اب تک اس امر کے متعلق لکھا ہے مجھے دو امر سمجھ میں آئے ہیں ایک رسالہ کی قیمت زیادہ ہونے کا سوال ہے اور دوسرا مضامین کا ادق اور ٹھوس علمی ہونا جس سے عوام لوگ دلچسپی نہیں رکھتے۔ سو آئندہ کے لئے میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ مضامین ہمیشہ عام فہم ہوا کریں اور میں دیگر ان تمام دوستوں سے بھی جنہوں نے مضامین کے عام فہم کرنے کا مشورہ دیا ہے عرض کرتا ہوں کہ وہ نمونہ کے طور پر عام فہم اور دلچسپ مضامین خود بھی لکھکر روانہ فرمایا کریں۔ اگر تمام دوست مضمون نگاری کی طرف بھی متوجہ ہو جائیں تو مجھے تصنیف کے لئے کچھ نہ کچھ فرصت مل جایا کرے۔ باقی رہا قیمت کا سوال سو چونکہ ابھی تک رسالہ اپنا بار آپ نہیں اُٹھا سکا بلکہ ہمیشہ اپنی گرہ سے میں اس میں خرچ کر رہا ہوں لہذا قیمت میں کمی نہیں ہو سکتی البتہ اگر اس مذکورہ بالا تجویز پر سب کے سب خریدار متفقہ طور پر کوشش کریں تو وہ دن دور نہیں کہ اس کی قیمت بجائے تین روپیہ کے اڑھائی روپیہ بلکہ دو روپیہ کر دی جا سکے۔ رسالہ کے اجراء سے میرا منشا کوئی منافع پیدا کرنا یا دوکانداری چلانا تو ہے نہیں جیسا کہ سابقہ تجربہ سے تمام ناظرین معلوم کر چکے ہیں۔ اس واسطے جب خریدار زیادہ ہو جائینگے اور رسالہ سستا پڑیگا تو سستا دیا جائیگا۔ ایسے نازک وقت میں بھی میں خریدار پیدا کرنیوالے

دوستوں سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر کسی خاص خریدار کے لئے وہ کسی رعایت کی سفارش کرینگے تو میں قبول کرونگا۔ پس نہایت توجہ سے کوشش فرمائیں۔ جہاں خود تحریک نہ کرسکیں ان حکیموں کے نام لکھکر بھیجدیں تاکہ انکو براہ راست ہم تحریک کریں۔

احمد الدین

خوشخبری

رپورٹ جلسہ سالانہ اکتوبر ۱۹۲۲ء نہایت عمدہ کتابت و طباعت اور اعلےٰ سفید ولایتی کاغذ پر چھپ کر بالکل تیار ہوگئی ہے۔ جس کا ٹائٹل رنگین اور خوبصورت ہونے کے علاوہ موٹے کاغذ کا لگایا گیا ہے۔ تاکہ خریداروں کو اس کے مجلد کرانے کی ضرورت نہ رہے۔ اس رپورٹ میں علاوہ علمی لیکچروں کے جو کہ طب جدید عالمگیر کے اصولوں پر روشنی ڈالنے والے ہیں۔ بڑے بڑے لائق طبیبوں کے صحیح تجربات تعدادی ۱۲۶ بھی درج ہیں۔ نیز بانی انجمن کے تجربات بھی ان میں شامل ہیں۔ یہ تمام نسخے اس قابل ہیں کہ مطب میں روزانہ بلا تامل استعمال کرکے یقینی فوائد حاصل کریں۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ) اور محصول ڈاک بصورت رجسٹری ۴ر خرچ ہوگا۔ پس تمام خریداران عہ کا منی آرڈر رسید یا وی۔پی کی اجازت لکھدیں پہلے آئی ہوئی درخواستیں محفوظ نہیں ہیں۔

ممبران انجمن خادم الحکمت جو جلسہ پر تشریف لائے تھے ۴ر محصول ڈاک بھیجدیں۔ تاکہ حسب وعدہ انکو یہ کتاب مفت بھیجدی جائے اور باقی ممبران نصف قیمت بمعہ محصول چودہ آنہ بھیجدیں یا وی۔پی منگوالیں۔

احمد الدین بانی انجمن خادم الحکمت

شاہدرہ لاہور

معزز ہمعصر حامئ الصحت اور ہم

ناظرین سے پوشیدہ نہیں کہ حامئ الصحت کی فرمائش اور اجازت پر ہمنے چار سوال شائع کئے تھے جن کے جوابات کی انتظار ہے۔

لیکن میں ناظرین کو ایک خوشخبری سُناتا ہوں وہ یہ کہ اگرچہ میرا روئے سخن ہمعصر حامئ الصحت کی طرف تھا اور اُنہیں کا حق تھا کہ میرے سوالات کے مفصل جوابات لکھکر بزعم خود اپنے غلطی خوردہ بھائی کی اصلاح کرتے۔ مگر عجیب بات ہے کہ جناب مولوی ابوتراب حکیم محمد عبدالحق صاحب مدیر اہلسنت والجماعت امرتسر نے غیرت فنی سے کام لیتے ہوئے میرے ان سوالات کے جوابات اپنے اخبار میں لکھنے شروع کردیئے ہیں۔ حتےٰ کہ چار سوالات میں سے نمبروار تین سوالات کے جوابات لکھ چکے ہیں۔ اُمید ہے کہ سوال چہارم پر بھی اسی طرح سے نظر عطوفت فرمائینگے۔ یہ انکی نہایت مہربانی اور مردمیدان ہونے کا بین ثبوت ہے۔ اب میں آئندہ پرچہ سے انکے جوابات پر نظر کرونگا۔ اُمید ہے کہ حکیم صاحب موصوف بھی ٹھنڈے دل سے اور تبادلہ خیالات کی نیت سے انپر غور فرمائینگے۔ لیکن پیشتر اس کے مولانا صاحب کی خدمت میں ایک عرض پیش کرتا ہوں۔ اگر انہوں نے قبولیت کا شرف بخشا تو فریقین کے لئے اور تمام ناظرین کے لئے مفید اور بابرکت ثابت ہونگے۔ وہ یہ ہے کہ چونکہ تبصرہ اور اہلسنت کے خریدار الگ الگ ہیں۔ اس لئے لازمی امر ہے کہ دونوطرف کے ناظرین صرف یک طرفہ تحریریں ہی پڑھ سکینگے۔ اس لئے بہتر ہو کہ فریقین کے خریداروں میں سے جو لوگ محقق اور ایسی ابحاث سے دلچسپی رکھنے والے ہوں انکے لئے امتحانی پیدا کرنے کی نیت سے تاوقتیکہ ہماری بحث ختم ہو۔ ایک دوسرے کے ایسے محقق خریداروں کو اپنی اپنی اخبارات مفت دیا کریں یا کم از کم نصف قیمت پر انکو دینا منظور کریں۔ سو اگر آپ کی منشا ہو تو میری طرف سے آپکو اجازت ہے کہ ان ہر دو تجاویز سے جو تجویز آپکے منظور ہو اسکا اعلان میری طرف سے بھی کردیں۔ میں بھی اسی طرح اپنے رسالہ میں آپ کی طرف سے اعلان کردونگا۔ اور اگر منظور نہ ہو تو میری طرف سے نصف قیمت کا بے شک اعلان کردیں۔ بہرصورت اگلے پرچہ سے میں آپ کا جواب الجواب لکھنا شروع کردونگا۔

وباللہ التوفیق۔

احمدالدین

جوابات استفسارات

جواب نمبر ۲۲ - حکیم ایس جے رام صاحب دیگر دید صاحبان توجہ دیں۔ مدیر

جواب نمبر ۲۳ - چونکہ کاتب کی غلطی سے ۲۳ میں دو سوال درج ہو گئے ہیں۔ اس واسطے پہلے کا جواب میں خود لکھتا ہوں اور دوسرے سوال کا جو حکیم غلام محمد صاحب سے موصول ہوا ہے ۲۳ الف لکھکر درج کرتا ہوں۔ سو ۲۳ سوال فتق کے متعلق ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ فتق کا بالکل ابتداء میں اگر علاج کیا جائے اور نہایت احتیاط سے علاج کیا جائے تو صحت ہو سکتی ہے۔ اور اس کے واسطے وہی نسخہ جات مفید ہیں جو کتب یونانی میں مسطور ہیں۔ انکے یہاں لکھنا تحصیل حاصل ہے۔ لیکن جب مزمن ہو جائے تو پھر کوئی دوا فائدہ نہیں کرتی ایسے مریضوں کو انگریزی پیٹی کا استعمال کرنا چاہئے۔ مدیر

جواب ۲۳ (الف) باؤگولہ پر مینے روغن دفلی کا استعمال کیا۔ بہت ہی فائدہ کی چیز ہے۔ میرا بارہا کا مجرب و آزمودہ ہے۔ میں ہمیشہ کارخانہ خادم الحکمت شاہدرہ سے منگایا کرتا ہوں۔ (شیخ غلام محمد)

جواب نمبر ۲۴ - یہاں بھی کاتب نے وہی غلطی کھائی ہے۔ سو پہلے سوال کا جواب یہاں لکھا جاتا ہے۔ اور دوسرے سوال کا جواب جناب حکیم غلام محمد صاحب کی طرف سے آیا ہوا ۲۴ الف کے ماتحت لکھتا ہوں۔ سو صاحب سوال جناب حکیم بہاؤالدین شاہ صاحب کو معلوم ہو کہ واقعی بخار دل کی ناطبعی بڑھی ہوئی حرکت کا نام ہے۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ خون میں سے غیر صالح مواد کو نابود کرنے کے واسطے دل کی حرکت کو زیادہ کرکے خون میں تحریک کرنا قوت مدبرہ کا فعل ہے۔ لیکن بخار چونکہ ناطبعی حرکت ہے جو مرض کہلاتی ہے۔ اس واسطے اسکو روکنا ہی مفید ہے تاکہ نظام جسم میں کھلبلی نہ پڑے اور دیگر تمام اعضا کے افعال میں حد سے زیادہ تغیر واقع ہو کر نقصان نہ ہو۔ ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ بخار کا پیدا کرنا قوت مدبرہ کی صحیح تدبیر ہے یا غلط ہے۔ اگر صحیح تدبیر ہے تو بے شک اس میں روک ڈالنا مضر ہوگا۔ لیکن یہ مسلمہ اور ثابت شدہ امر ہے کہ قوت مدبرہ کی یہ تدبیر محض غلط ہے۔ اس واسطے اس کی مخالفت کرنا ہی بہتر ہے۔ میں اس مسئلہ کو اپنے سالانہ

جلسہ میں بخوبی واضح کردیا تھا اس کی رپورٹ اب چھپ گئی ہے۔ چنانچہ اس رسالہ میں اسکا اشتہار بھی درج کیا گیا ہے۔ اسکو منگا کر پڑھیں۔ نہایت شرح وبسط سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کالم میں زیادہ گنجائش نہیں ہے۔ مدیر

جواب نمبر ۲۴ (الف) سفوف بیشی اور سفوف سمی میں کسی چیز کو مدبر کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی صاحب نسخہ نے مدبر کرنے کی ہدایت کی ہے۔ میرے استعمال میں گذشتہ سات آٹھ سال سے یہ ہر دو سفوف ہیں۔ جو اپنے خواص میں ید طولےٰ رکھتے ہیں۔ مدبر کرنے سے تو ادویہ کی طاقت کم ہو جاتی ہے۔ اور یہ پہلے ہی ہومیوپیتھی کے طریقہ پر بہت ہی کم طاقت کی ہیں۔ ایسے کم وزن وقلیل مقدار میں کسی قسم کے نقصان کا ہرگز احتمال نہیں ہو سکتا۔ (شیخ غلام محمدؐ)

جواب نمبر ۲۵۔ اگر پورانی کھانسی ہے۔ تو روغن دفلی کا بقدر مناسب استعمال رکھیں یعنی ۳ قطرہ سے لیکر ۵ قطرہ تک ہر صبح کھلائیں۔ رات کو حب سیکران رس سنگترہ یا کسی مناسب ترشی کے ساتھ کھلائیں۔ انشاء اللہ فائدہ کثیر ہوگا۔

یہ ہر دو ادویہ یعنی روغن وحب سیکران کارخانہ خادم الحکمت سے تیار مل سکتی ہیں اگر نسخہ جات دیکھنے کی ضرورت ہو۔ تو رسالہ ہدیتہ الاطباء میں ملاحظہ کرلیں۔

شائد آپ کی نظر میں یہ ایک حقیر سا نسخہ دکھائی دے۔ مگر میرا بارہا کا آزمودہ ومجرب ہے۔ (شیخ غلام محمد راولپنڈی)

جواب نمبر ۲۶۔ مریض خاوش کو صبح روغن دفلی ۳ قطرہ۔ شام کو آولہ سار شربتی اور رات کو سفوف سمی ۳ ایک رتی کسی مناسب مصفی خون عرق سے کھلائیں۔ اور روغن زیتون ۳ تولہ۔ روغن گل ۳ تولہ۔ روغن دفلی ۲ تولہ ملا کر تمام بدن پر مالش کریں کچھ عرصہ تک یہ علاج کر کے دیکھیں۔ انشاء اللہ آئندہ یہ شکایت نہ ہوگی۔ اگرچہ نسخہ معمولی ہے۔ مگر بفضل خدا مجرب ہے۔ (شیخ غلام محمد راولپنڈی)

ایضاً خرابیٔ خون کا باعث ہے۔ نسخہ ذیل استعمال فرماویں۔ بالکل آرام ہوگا صفتہ چرائتہ ۲ تولہ۔ الائچی خورد تولہ۔ ہڑ خورد تولہ۔ سنا مکی ۱۰ تولہ۔ گل ملتانی تولہ۔ عشبہ تولہ۔ گیرو ۲ ماشہ۔ ان تمام دواؤں کو رات کے وقت اتنے پانی میں بھگو دیں۔ کہ ادویات تر ہو کر پاؤ بھر پانی زیادہ رہے۔ صبح کو اس پاؤ پانی کو نکال کر شہد ملا کر پی لیویں۔ اور پاؤ بھر پانی

اسی دوائی میں اور ڈالدیں۔ وہ قریب ۴ بجے شام بیویں۔ اور پھر پاؤ پانی اسی دوا میں ڈالیں۔ ایک پڑیہ وزن مذکورہ دو دن پیریں۔ دوسرے دن رات کو نئی پڑیہ بھگو دیں۔ اسی طرح تین چار پوڑیہ کے استعمال سے خواہ کس قسم کی خارش ہو۔ سب دور ہو جاویگی اور خارجی طور پر دوا ذیل ہیں۔ گندھک آملہ سار ۶ ماشہ۔ سیماب ۶ ماشہ۔ پھٹکڑی ۶ ماشہ بابچی ۶ ماشہ۔ کمیلہ ۶ ماشہ۔ مردہ سنگ ۶ ماشہ۔ نیلا تھوتھا ۶ ماشہ۔ اول پارہ۔ گندھک کی کجلی کریں۔ بعدہٗ ہر ایک دوا علیحدہ علیحدہ باریک پیس کر مسکہ گاؤ اکیس بار دھویا ہوا ادھ پاؤ میں ملا کر رکھ لیں۔ دوپہر کے وقت دھوپ میں بیٹھکر مالش کریں۔ دو گھنٹہ کے بعد گرم پانی سے غسل کریں۔ حکم چند شرما

جواب نمبر ۲۷۔ پورے طور پر تشخیص تو ملاحظہ مریض سے ہی ہو سکتی ہے مگر غائبانہ طور پر آپ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ رعشہ ہوگا۔ سو اس کے واسطے سفوف سمی ۳ کا استعمال مفید ہوگا۔ انشا اللہ۔ مدیر

جواب نمبر ۲۸۔ بیش مدبر شدہ یک رتی۔ افیون ۴ رتی۔ کشتہ شنگرف ۴ ماشہ سفوف بنا کر ۲ چاول کے وزن پر کھنڈ سفید میں ملا کر سہ دفعہ دن میں دیں۔ اندک وقت میں فائدہ ہو جاتا ہے۔ حکیم محمد قاضی چھنی عالم شیر ضلع راولپنڈی

جواب نمبر ۲۹۔ اسکا جواب سوال خاص کے ماتحت لکھا گیا ہے۔ مدیر

جواب نمبر ۳۰۔ خون کا تغیر بہت قسم کا ہے جسکا بیان اس کالم جوابات میں مشکل ہے۔ البتہ قاعدہ کلیہ کے طور پر لکھا جاتا ہے کہ خون کا تغیر دو قسم پر ہے۔ اول اعضاء ہاضمہ میں سے کسی کے کمزور ہونے سے۔ دوم اعضاء صاف کنندۂ خون کی کمزوری سے اس سے آگے پھر ہر ایک قسم کئی کئی اقسام پر منقسم ہے جنکا لکھنا یہاں مشکل ہے۔ لہذا مجبوری ہے۔ مدیر

جواب نمبر ۳۱۔ جہاں تک بندہ کو علم ہے۔ جناب حکیم غلام حسین صاحب کوئی دوائی تیار کر کے نہیں رکھتے۔ لہذا آپ خود ہی بنانے کی کوشش کریں۔ اس طرح اُنکے نسخہ جات کی بھی تصدیق و تکذیب ہوتی رہے گی۔ جس سے دوسرے ناظرین کو بہت فائدہ پہنچیگا۔ (شیخ غلام محمد)

جواب نمبر ۳۲۔ چنگوں کو متقدمین نے لذع کے نام سے موسوم کیا ہے۔ جس عضو میں

یہ حالت پیدا ہوگی - اسی کے نام کے ساتھ اس کی نسبت کی جا سکتی ہے - فتح محمد از پنڈ دیاں

جواب نمبر ۳۳ - نکچھنی عموماً ہر ایک علاقہ میں جہاں نمناک زمین ہو وہاں پیدا ہوتی ہے - اور ماہ پھاگن - چیت میں کثرت سے پیدا ہو جاتی ہے - اور یہ دو قسم کی ہوتی ہے - ایک سفید پھول - دوسرے سیاہی مائل نسواری رنگ - حکم چند شرما

ایضاً - نک نکھنی بوٹی عام ہے - ضلع گورداسپور اور گوجرانوالہ میں عام دیکھی گئی ہے - نمناک جگہوں میں پیدا ہوتی اور ایک بالشت تک اونچی ہو جاتی ہے - گورداسپور کے ضلع میں تحصیل شکر گڑھ کے علاقہ تھانہ غریب شاہ میں بکثرت ہوتی ہے - اس علاقہ میں کماد کی زراعت جب کاٹ لی جاتی ہے تو باقی نک نکھنی کثرت سے وہاں ملتی ہے جو موسم برسات تک مل سکتی - برسات - سے پھر خراب ہو جاتی ہے -

اُدوسہ جسکو پیا بانسہ بھی کہتے ہیں - ریاست جموں اور ضلع سیالکوٹ میں اس کو بھیکڑ کہتے ہیں -

ناگ پھنی کو چھتر تھور بھی کہتے ہیں جسکو لوگ باغیچوں کے اردگرد بطور باڑ کے لگوایا کرتے ہیں - اس کی ساخت ٹکڑے ٹکڑے باہم ملے ہوتے ہیں - اور انپر بار یک باریک کانٹے بکثرت ہوتے ہیں - جس بوٹی کے متعلق ناظرین کو دریافت کرنا منظور ہو مجھ سے دریافت فرما سکتے ہیں - کرم الدین سیاسی چک ۴۳۸ ڈاکخانہ تاندلیانوالہ ضلع لائلپور

جواب نمبر ۳۴ - الحذاقت کتاب دیکھنے میں نہیں آئی وہ عبارت نقل کر دیتے تو شائد جواب دیا جا سکتا - فتح محمد از پنڈ دریان

جواب نمبر ۳۵ - ہچکی کی فلاسفی کیا ہے اور اُسکا شافی علاج کیا ہے - جواباً عرض ہے کہ ہچکی جملہ امراض معدہ و فم معدہ و جگر میں سے ہے یعنی فم معدہ کی حرکت کے ساتھ معدہ کے طبقہ داخلی کے اجزا اوپر کی طرف حرکت کریں اور اس لئے قعر معدہ فم معدہ کی طرف حرکت کرتا ہے اور یہ حرکت تشنج انقباضی اور تمدد انبساطی سے مرکب ہے - اس طرح پر کہ پہلے تو معدے کا تمام جرم اور اُس کی لیفیں منقبض ہوتی ہیں - اس لئے کہ موذی سے بھاگتی ہیں یعنی تشنج انقباضی سی حرکت کرتی ہیں - پھر اُس موذی کے دفعیہ کے لئے تمام اجزا میں اور لیفوں میں تمدد انبساطی عارض ہوتا ہے - پس یہ قواق یعنی ہچکی کی فلاسفی ہے اور یہ کئی وجوہات پر مبنی ہے - مثلاً مفسد یا مغلظ غذا بکثرت کھائی جائے اور "

اُسکو ہضم نہ کرے یا چیپ دار غذا ہو جو معدہ کے لیفوں وطبقوں میں چمٹ کر فواق پیدا کرے۔ کبھی غذا کھاتے وقت لقمہ کے ہمراہ معدہ میں ہوا داخل ہو جاتی ہے اور فواق پیدا کرتی ہے۔ کبھی ورم جگر سے فواق پیدا ہوتی ہے۔ یعنی ورم جگر اسقدر بڑھ جاوے کہ معدہ کو دبالے اور اُس سے مزاحمت کرے اور اُس مزاحمت اور دبانے کا اثر فم معدہ تک پہنچے اور ہچکی آنے لگے۔ دوسرے یہ کہ ورم جگر ہر حالت میں اپنے بوجھ سے جگر کو کھینچتا ہے اور اسلئے کھینچنے سے معالیق کھچتے ہیں۔ اس وجہ سے معدہ بھی کھچتا ہے لہٰذا دفع ایذا کیلئے قوت دافعہ بھی حرکت کرتی ہے۔ تو اُس کی حرکت سے فواق پیدا ہوتا ہے۔ تیسرے یہ کہ ورم جگر اس راہ کو جو جگر اور مرارہ کے درمیان واقع ہے تنگ کر دیتا ہے۔ تو صفرا مرارہ کی طرف مندفع نہیں ہوتا اور وہاں سے معدہ میں آکر فواق کا باعث ہوتا ہے۔ چوتھے یہ کہ جگر اور معدہ کے درمیان میں ایک باریک عصب آیا ہے جبکہ جگر میں بڑا آماس پیدا ہوتا ہے تو اس عصب کے ذریعہ سے فم معدہ میں ایذا پہنچتی ہے اور فواق پیدا ہوتا ہے۔ اسکا شافی علاج اصل سبب کا رفع کرنا کلورل ہیڈریٹ بوزن دو چاول کے پانی وغیرہ میں گھولکر دینا اقسام فواق میں مفید اور حکمی علاج ہے۔ اسی طرح عود بوزن ماشہ شہد میں چٹانا فی الفور فواق کو روکتا ہے۔

دعاگو پنڈت دیوی داس حکیم واہگہ ضلع لاہور تلمیذ جناب سید فضل حسین صاحب حکیم موجد حیات نسوال امرت سر بھگتا نوالہ دروازہ

ایضاً ۔ ہچکی کی فلاسفی یہ ہے کہ حجاب حاجز جو کہ آلات الہوا اور آلات الغذا کے درمیان واقع ہے اس میں تشنج کے دورے ہوتے ہیں۔ چنانچہ تشنج کے دورہ سے جب وہ اچانک سکڑتا ہے تو پھیپھڑے خلاف عادت یک لخت پھیل جاتے ہیں۔ اور باہر سے ہوا زور کے ساتھ اندر آکر اس خلا کو پُر کرتی ہے جو پھیپھڑہ کے پھیل جانے سے پیدا ہوا تھا۔ چونکہ حنجرہ کا سوراخ ہوا کے دخول کے واسطے تیار نہیں ہوتا اس لئے آواز کی تاروں کے تحرک سے وہ عجیب آواز پیدا ہوتی ہے جسکو ہچکی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ پس یہ مرض نہیں ہے بلکہ حجاب حاجز کے تشنج کی علامت اور یہ علامت اکثر جگر و معدہ کے تغیر افعال سے پیدا ہوا کرتی ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ان اعضاء کی شرکت سے حجاب حاجز متاثر ہو کر اس میں تشنج واقع ہوا کرتی ہے۔

اس لئے ہچکی کا علاج اگرچہ معدہ وجگر کے افعال کو ٹھیک کرنا ہے مگر تاوقتیکہ انکے افعال کو ٹھیک کیا جائے مریض تکلیف سے بچ جائے۔ مخدرات دافع تشنج ادویات سے حجاب حاجز کی تشنج کو روک دینا بہت مفید ہوا کرتا ہے۔ مدیر

جواب نمبر ۳۶ - مخزن الکیمیا حصہ اول و دوم میرے پاس موجود ہیں۔ البتہ سوئم و چہارم میرے پاس نہیں ہیں۔ غالباً حکیم محمد بخش صاحب ایڈیٹر مفتاح الاسرار سے اب بھی مل سکتی ہیں۔ میں نے حصہ سوئم و چہارم منگانے کے لئے اُنکو جالندھر خط لکھا تھا۔ اس وقت اُنہوں نے لاہور سے جواب دیا تھا۔ اور قیمت مبلغ عشرہ روپیہ بتلائی تھی۔ حکم چند شرما

جواب نمبر ۳۷ - جرب الاجفان کے لئے روغن نیلا تھوتھا کا جس کا نسخہ پہلے مضمون میں درج ہے تیار کر کے فائدہ اُٹھاویں۔ "

جواب نمبر ۳۸ - اس مرض کی کوئی سمجھ نہیں آئی تاوقتیکہ مریض کو دیکھا نہ جائے کوئی رائے قائم کرنا مشکل ہے۔ مدیر

جواب نمبر ۳۹ (۱) عورت کو حیض آتا ہے۔ اس واسطے اسکو ڈاڑھی نہیں آتی۔ اسکا ثبوت یہ ہے کہ جب عورتوں کو حیض بند ہو جاتا ہے تو اکثر مونچھیں اور داڑھی نکل آتی ہے۔ اور جنکو اول عمر میں ہی حیض کی کمی کی مرض ہو اسکے بھی داڑھی اور مونچھوں کے بال نمایاں ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ کہ موچھوں والی عورت اکثر عاقرہ ہوتی ہے ورنہ قلیل الاولاد ضرور ہوتی ہے۔

(۲) یہ غلط ہے کہ والدہ کی کھائی ہوئی دال یا گوشت بچے کے پاخانہ میں سے پھر ثابت بنکر نکل آتا ہے۔ بلکہ بات یہ ہے کہ جب بچہ کے پیٹ میں دودھ پھٹ جاتا ہے تو اس کے مختلف جسامت کے ٹکڑے بن جاتے ہیں اور صفراء کے نمک سے رنگین ہوتے ہیں انکو غلطی سے لوگ دال یا بوٹی سمجھ لیتے ہیں۔

(۳) مرد کے کیا تمام نر مخلوق کے پستان ہوتے ہیں۔ جن کی مادہ دودھ دیتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ تا اسکی جنسیت پر دلالت کرے۔ فتح محمد از لاہور

جواب نمبر ۳۹ - معلوم ہوتا ہے کہ حکیم صاحب کے پاس کوئی کافی مصالحہ موجود ہے یا وہ اپنی لیاقت و ذہانت پبلک میں دکھانا چاہتے ہیں۔ اسی لئے وہ بار بار وہی

سوالات پیش کرتے ہیں۔ اگر فی الواقعہ اُنکے پاس کوئی جدید معلومات ہیں۔ تو پبلک میں اظہار کر کے مخلوق خدا کو مستفیض بنائیں۔ ہم کو تو اس وقت ایک جدید طب کی ضرورت ہے۔ اور ہماری خواہش ہے کہ طب عالمگیر تکمیل تک جلد سے جلد پہنچ جائے علاوہ ازیں ذرا حکیم صاحب موصوف خود ہی انصاف فرمائیں کہ کیا رسالہ تبصرہ ایسے مضامین کا متحمل ہو سکتا ہے۔ اُمید ہے کہ میرے بھائی صاحب اس تحریر سے ناراض نہ ہونگے۔ میں نے صاف دلی سے نہایت ہی اختصار کے ساتھ عرض کیا ہے (شیخ غلام محمد)

سوال خاص

سوالات خاص کے لئے فی سوال چار آنہ کے ٹکٹ ہمراہ سوال آنے چاہئیں۔ ایسے سوالات کے جوابات اسی پرچہ میں دیئے جاتے ہیں۔ سائل کو دوسرے پرچہ کا انتظار نہیں کرنا پڑتا

میرا ایک عزیز ہے جس کی عمر قریباً ۳۵ سال کی ہوگی عرصہ ۴ سال سے ایک عجیب مرض میں گرفتار ہے۔ مفصل حالات یہ ہیں۔ جن ایام میں انفلوائنزہ کی وبا پھیل رہی تھی مریض کو ایک دن قبض کی شکایت ہوئی اور جب وہ پاخانہ گیا تو وہاں سے جب وہ واپس آرہا تھا تو راستہ میں اُس کو ایسا محسوس ہوا گویا وہ سانس گہرا نہیں لے سکتا ہے یعنی کسی قسم کی درد کے بغیر وہ گہرا سانس نہ لے سکتا تھا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد یہ شکایت رفع ہوگئی۔ مریض دوسرے تیسرے دن جب بستر پر لیٹا ہوا تھا تو اُسکی بائیں بازو کو کشش ہوئی اور اُس نے سالٹ فروٹ ۳ تولہ لیکر استعمال کر لیا اور چند بار اجابت ہوئی اور اس کے بعد چند یوم گذرے کہ شام کے وقت مریض کا دل گھبرایا اُس کی ٹانگوں پر مالش کی گئی تاکہ بخار اُتر جاوے تو اُس کا سارا جسم سرد ہوگیا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد حالت درست ہوگئی۔ پھر چند یوم کے بعد دورہ ہوا تو پھر سرد ہوگیا مریض کے سردی سے دانت بجتے تھے۔ یہ بھی نصف گھنٹہ کے بعد جاتا رہا۔ پھر دو تین دورے اور ہوئے مگر اسی طرح ہوتا رہا۔ پھر مریض اسقدر ڈر گیا کہ گھر سے باہر نہ نکلا کرتا شائد دورہ پڑ جاوے۔ ایک سال دورہ بالکل نہ ہوا پھر ایسے شدید دورے ہوئے کہ دو ماہ تک متواتر ہوتے رہے۔ مگر دن کو دورے رہے رات کو افاقہ رہا

اور مریض کو جب دورہ پڑتا تھا تو ساتھ ہی اسقدر بھوک محسوس کرتا تھا کہ بیان نہیں ہو سکتا۔ جسقدر دودھ ملتا پی جاتا تھا۔ مگر جب کوئی چیز حلق سے نیچے اترتی تو سانس گھٹ جاتا تھا۔ اب عرصہ دو سال سے دورے موقوف ہیں مریض بالکل اچھا ہے۔ چلتا پھرتا اور کھاتا پیتا ہے۔ مگر خوف اسقدر طاری ہے کہ کسی جگہ نہیں جاتا ہے۔ اور ایسا محسوس کرتا ہے کہ جسم بالکل ہلکا ہو گیا ہے اور سانس ہلکا ہلکا کیا جاتا ہے۔ بیماری شکایت دن کے وقت زیادہ مگر رات کے وقت بالکل کم ہو جاتی ہیں۔ اور مریض کے دماغی افعال میں کچھ فرق نہیں ہے۔ اور آپ ایسے مریض کی تسلی بذریعہ طب جدید ضرور فرماویں گے۔ فقط۔ والسلام خاکسار ماسٹر فضل محمد از بستی دانشمنداں

سوال خاص کا جواب

جیساکہ گذشتہ پرچہ میں بھی لکھا جا چکا ہے۔ یہ مرض اعصابی ہے۔ اعصاب میں ایک قسم کی نزاکت پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی حس بہت تیز ہو جاتی ہے۔ اس کے اسباب چند امراض معدہ و رحم اور اوعیہ منی کے ہیں جیساکہ پہلے اس کی توضیح کی جا چکی ہے۔ لفظ اختناق الرحم اور ہسٹریا کے ایک ہی معنے ہیں۔ اور یہ دونو لفظ اس مرض پر صادق نہیں آسکتے۔ یونانیوں نے اس مرض کی علامات چونکہ اکثر عورتوں میں دیکھیں اور ساتھ ہی انکے رحم میں بعض دیگر علامات کا مشاہدہ کیا تو انہوں نے اسکا نام ہسٹریا رکھدیا جس کے معنے رحم کے ہیں۔ پھر جب یونانی طب عربی میں تبدیل ہوئی تو اطباء عرب نے یونانی کی متابعت میں اسکا نام اختناق الرحم تجویز کیا۔ اس وقت ابھی انہوں نے ان علامات کا مشاہدہ مردوں میں نہیں کیا تھا۔ لیکن بعد ازاں جبکہ عام مشاہدات سے ثابت ہو چکا ہے کہ یہ علامات مردوں میں بھی پائی جا سکتی ہیں تو اب ڈاکٹر لوگوں نے اس کے متعلق لکھدیا ہے کہ یہ مرض مردوں کو بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن اسکا نام صحیح کرنیکی جرات اب تک کسی نے نہیں کی اور نہ ہی اس غلط نام کو چھوڑا ہے۔ غرضکہ اس مرض کا نام نہ تو مراق ہے اور نہ ہسٹریا (اختناق الرحم) بلکہ اس مرض کا نام ذکاوت حس ہے۔ اس کے واسطے ایک نسخہ مجرب لکھتا ہوں استعمال کرائیں۔ اور اگر باقاعدہ علاج کی خواہش ہو تو فیس مقررہ بھیجکر مریض کا نام درج رجسٹر مرضاء کرائیں تاکہ باقاعدہ علاج شروع

کیا جائے۔ نسخہ یہ ہے۔ اجوائن خراسانی ۲ تولہ۔ سنبل الطیب ۳ ماشہ پیستہ آمیختہ۔ تینوں کو خوب باریک کر کے خوراک ۴ رتی صبح اور ۴ رتی شام ہمراہ دودھ یا پانی استعمال کرائیں۔ احمد الدین

استفسارات

سوال نمبر ۴۰ - خواب (یعنی سوتے ہوئے کوئی منظر دیکھنا) مرض ہے یا منجملہ دیگر قوتوں کے یہ بھی ایک قوت انسان کو رب العالمین کی طرف سے عطا ہوئی ہے۔ بصورت اول الذکر اس کا کیا علاج ہے۔ بصورت موخر الذکر اس کا کیا ثبوت یعنی دلائل

نیاز احمد قریشی

سوال نمبر ۴۱ - جناب حکیم محمد ناظر حسین صابری بھٹ ضلع سہارنپور رسالہ جنوری میں تحریر فرماتے ہیں کہ ناگپنی کا موٹا ڈنڈا لیکر اوپر سے صاف کر کے ٹکڑے کر کے سایہ میں خشک کر کے سفوف بناؤ۔ اور پھر ناگپنی کا پانی ملا کر سفوف کو شیشی میں رکھو۔ فرماتے ہیں کہ یہ سفوف کونین سے بہتر ہے۔ جناب عالی ناگپنی میں ڈنڈا ہوتا ہی نہیں ناگپنی پتے پتے ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے سے جوڑے ہوئے۔ اُس کے پتوں پر کانٹے ببول کے مشابہ ہوتے ہیں۔ اگر ہم اس قسم کی تھوہر کو ناگپنی کہتے ہیں۔ اس میں سوائے پتوں کے ڈنڈا نہیں ہوتا۔ آپ مفصل پتہ دیں کہ وہ کیا چیز ہے۔

خاکسار حکیم نظام الدین از مورڈونگری ضلع چھندواڑہ

سوال نمبر ۴۲ - کشتہ ہڑتال ورقی نمونہ رنگ سبز و کشتہ ابرک سیاہ رنگ سبز و کشتہ فولاد رنگ سبز نمونہ و کشتہ ابرک سفید رنگ گلابی یا بوٹی جو کہ بوٹی ہر جگہ دستیاب اور ملنے والی ہو۔ ناظرین تبصرہ میں سے اگر کسی کو معلوم ہو۔ خصوصاً وید صاحبان و حکمائے حاذقین غور فرما کر کے رسالہ تبصرہ میں ہر چہار کشتہ جات مع ترکیب و خواص درج فرماویں۔ یکے از خریدار

سوال نمبر ۴۳ - ناظرین تبصرۃ الاطباء کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر کسی کو مندرجہ ذیل کشتہائے جو کہ مرض سل و دق و حمیات حارہ و کہنہ و حرارت دل و جگر کے واسطے مفید اور لاثانی ہو۔ اور خاص الخاص طریقہ سے اور معمول مطب اور تجربہ شدہ

اور آزمودہ ہو۔ رسالہ تبصرۃ الاطباء میں درج فرمادیں۔ بشرطیکہ شنیدی اور کتابی خواص نہ ہوں۔ کیونکہ کتاب کے نقل کرنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے عقیق و مرجان و لبسد و سنگ یشب و صدف مروارید و کہربائی شمعی وغیرہ ترکیب و خواص اچھی طرح درج فرمادیں۔ یکے از خریدار

سوال نمبر ۴۴ - رسالہ ماہ جنوری میں جواب ۴۳ حکیم صاحب حکیم باوا سویہا رام صاحب نے مقدار آتش ترک کردیا ہے۔ کہ کتنی وزن اوپلہ کی آگ دینی چاہئے و ۴۳ میں کشتہ چاندی کلتھی میں وکشتہ تانبہ تروٹک بوٹی میں فرمایا ہے۔ مگر یہ معلوم نہیں کہ بوٹی کتنے وزن اور آگ کتنے وزن اوپلہ کی دینی چاہئے۔ اس لئے عرض ہے۔ کہ حکیم صاحب توجہ فرما کر کے ہر دو سوالات کے جوابات مع ترکیب و خواص رسالہ میں درج کریں۔ یکے از خریدار

سوال نمبر ۴۵ - ناظرین تبصرۃ الاطباء بوٹی ستیاناسی اور ککرونڈہ کے پھل پھول برگ وغیرہ سے پوری پوری تشریح کریں تاکہ ہم کو اچھی طرح واقفی ہو جائے کہ پنجابی زبان اور خاص ضلع ہذا (راولپنڈی) کے لوگوں کی زبان میں وہ کیا بوٹی ہے۔

راقمان از گولڑہ شریف

سوال نمبر ۴۶ - شورہ قائم النار باوزن کی آسان ترکیب کوئی صاحب اپنی مجربہ تحریر فرمادیں۔ حکم چند شرما

سوال نمبر ۴۷ - مندرجہ ذیل عبارت کا ترجمہ اور صحیح مفہوم کوئی صاحب تحریر فرمائیں۔

یوخذ ثلثة الفلز اعنی حور المقلوب ویجعل تحت رجلیه ای توت المنکوس مظهر معه فلک الخامس والسابع صنکلوا حدًا اربع اثار الکاصلی و مترصد به لخریک الحطب والرطبة شقیق الاشجار زراع واحد فی الطول وثلثه اصابع فی العرض فی اناسنجیم الفخار علی نار الشدید اثنے عشر پاس بلا انقطاع حتی یترصد کله ثم یوخذ یرارة الشمش والخفر من کل واحدً تولجتهً واحدً ویسحق ثلاثه ساعت حتی صار مثل الغبار ثم یمزج مع الرماد المذکورة ویسحق ساعتین ونصف مع المطبوخ الذ یلته ویقرص ویوقد فی الکاسین المطینین مع الرؤث البدی ثلثه پاس فخرجه ویسحق ساعتین ونصف بعرق حار الماء

الذیل مثل السّابق وتقرضه ویوقدہ فی الکاسین برؤوث الموصوف
ثالثہ پاس کذا العمل علیٰ ترتیب الغب اعنی مرتًا بالمطبوخ وثانیًا
بالعرق الموصوف صایتہ واحد صرتًا ھٰذہ الادویۃ المطبوخ قشر الا
لہریل وفلافل الثلثہ ویقالہ فی الھند ترکتہ وشوک الحسدُ اعنی
خار خسکُ من کل واحد بالسویہ ویطبخ بعد الجریش مع الماء القراع
سارس عشرہ جزء وحتی بقی الواحدُ ویصفی ویروق بنمد اد بغیر ذالک
ویستعمل فھاذہ الادویتہ عرق خالا لماء م لبن العین نصف یسر الکاصل
وکلس الجھر المتکلس غیر المطفی ربع اثار الکاصل وزاج الاخضر و
یقالہ فی الفارسیتہ زاک زرد ثارک واحد ورق الاسرا راثنین
وامین الکاملین مع الرحیق العنب او برانڈی او قندی حادر لحلین
الکاملین یقطر بعد الجریش فی قرع الانبیق بدستور المعمول ویحفظ
فی الزجاجیتہ او فی اناء الصینی ویستعمل بدستور المسطور۔ فقط حکم چند ؒ

تحقیقات وتجربات

رسالہ ماہ فروری ۱۹۲۳ء میں جناب حکیم غلام حسین صاحب نے باوا سوبھا رام صاحب حکیم چک ۵۵ کے برخلاف نوٹ دیا ہے اور بخل کا الزام بھی لگایا ہے۔ لیکن یہ الزام غلط ہے اور باوا صاحب نے نسخہ کو اشتہاری پہلو میں ہرگز نہیں لیا۔ غالباً یہی غرض ہوگی۔ کہ ضرورت مند مستفید ہوں۔ چنانچہ باوا سوبھا رام صاحب کی خدمت میں بینے خط لکھا تو آپ نے فوراً ہی حسب وعدہ نسخہ تحریر کر دیا۔ جو برائے آگاہی جملہ ناظرین درج کیا جاتا ہے۔ صفتہ مغز کرنجوہ۔ موصلی سیاہ۔ پوست ہلیلہ زرد۔ چرائتہ گلو۔ زمیں قند مدبر۔ پوست کوڑ۔ قسط شیریں۔ پوست چترا۔ نمک لاہوری جملہ اجزا ہموزن سفوف بناکر ۹ ماشہ روزانہ دہی سے کھاویں۔ غذا وہی چاول ایک چلہ میں بواسیر کے مسّے درخت کے پھل کی طرح پختہ ہوکر ساقط ہو جاوینگے۔ یہ ہے نسخہ جو

بجنسہ درج ہے۔ مگر میں اس قسم کے نسخہ کا خواہشمند نہ تھا۔ میں تو اُس نسخہ کا متلاشی ہوں۔ جسکا مختصراً ذکر یہ ہے۔ کہ یہاں ایک فقیر صاحب آئے۔ اور اُنہوں نے ایک بواسیر کے مریض کو ایک رتی دوائی مکھن سے سات روز تک دی۔ بواسیر کے مسّے ہمیشہ کے لئے نابود ہو گئے۔ اور چودہ سال تک زندہ رہا۔ پھر بواسیر کا نامراد مرض اس کے نزدیک تک نہیں آیا اور چہرہ سرخ رہا۔ عام حکماء مجرب کا لفظ ہر ایک نسخہ کے ساتھ لکھدیتے ہیں۔ مجرب دراصل وہ ہے جو بلا امتیاز اسباب و علامات مفید ثابت ہو۔ لیجئے صاحب ایک بواسیر کا نسخہ میں بھی لکھتا ہوں جو تیل کی شکل میں ہوتا ہے۔ اور صرف مسوں پر ہی لگانا پڑتا ہے۔ اگرچہ معمولی سی تکلیف تو ہوتی ہے۔ مگر بواسیر کو ہمیشہ کے لئے آرام ہو جاتا ہے۔ یہ نسخہ نہایت محنت سے دستیاب ہوا تھا۔ ایک سادھو مہاتما بواسیر کا علاج اس نسخہ سے کرتے تھے۔ اور انہوں نے اس علاقہ سے سینکڑوں روپے کمائے۔ جس کو تیل مذکور دیتے وہی انکا ثناخواں نظر آتا۔ بندہ بھی ایسے نایاب نسخہ جات کا ہر وقت متلاشی تھا۔ ہر چند کوشش کی۔ مگر سب بائیگاں گئی۔ قصہ کوتاہ۔ انکے نوکر سے محبت پاکر اور دس بارہ روپیہ ان کی خاطر و مدارات میں خرچ کر کے نسخہ حاصل کیا۔ اور پھر تجربہ کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ اس میں اور بھی بہت سے فوائد ہیں (۱) خون خواہ کتنا ہی گرتا ہو بند ہو جاتا ہے (۲) خارش ہوتی ہو تو اس کا نشان بھی نہیں رہتا (۳) مسے بالکل مرجھا جاتے ہیں (۴) ریاح البواسیر کو بھی بہت مفید ہے (۵) قبض توڑ دیتا ہے (۶) ہوا اچھی طرح سے خارج ہوتی رہتی ہے (۷) بھوک خوب لگتی ہے (۸) قاتل کرم بھی ہے اور ہر ایک قسم کی بواسیر کو مفید ہے نسخہ حسب ذیل ہے۔ نیلا تھوتھا۔ نوشادر۔ گندھک آملہ سار ہر ایک تولہ تینوں کو جو کوب کر کے کٹوری میں ڈالکر بذریعہ گرہ جنتر تیل حاصل کریں۔ نیز عرض یہ ہے کہ اگر صرف نیلا تھوتھا کا بترکیب مذکور تیل تیار کیا جاوے تو اس کے فوائد ذیل ہیں۔ جو تجربہ میں آچکے ہیں (۱) تیل نیلا تھوتھا کی چند بوندیں تازہ پانی ۵-۶ تولہ میں ڈالیں۔ کہ پانی کا رنگ سبز ہو جاوے۔ اس پانی میں روئی یا پارچہ باریک تر کر کے ککروں کو دھونے سے تین چار دن میں آرام ہو جاتا ہے (۲) پڑوالوں کو اُکھاڑ کر سلائی میں تیل لگا کر پڑوالوں کی جگہ لگا دیویں۔ دو تین دفعہ لگانے سے پڑوالوں کی مرض کو

ہمیشہ کے لئے آرام ہو جاتا ہے (۳) دو تولہ روغن مذکور کو تین پاؤ پانی میں ڈالکر بوتل بھر لیں اور سوزاک کا مریض خواہ کیسی ہی تکلیف میں ہو۔ قرحہ پڑا ہوا ہو۔ کہنہ سے کہنہ سوزاک کیوں نہ ہو گیا ہو۔ اس کی پچکاری کرنے سے ہفتہ عشرہ میں بالکل آرام ہو جاتا ہے (۴) داد خواہ کسی قسم کی ہو۔ اس پر لگاؤ۔ متواتر چار پانچ دفعہ لگانے سے آرام ہو گا (۵) آتشک کا مریض گرم پانی میں روغن مذکور ڈالکر دھووے۔ زخم خشک ہو جاتے ہیں (۶) جس کی آنکھ میں پھولا یا چٹا پڑ گیا ہو۔ سلائی سے نہایت احتیاط کے ساتھ مقام پھولا یا چٹا پر کئی دن لگانے سے آرام ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اپنی سمجھ کے مطابق حکیم صاحبان اور بھی کئی امراض پر استعمال کر سکتے ہیں۔ جو تجربہ میں آئے۔ وہ ظاہر کر دیئے۔ یہ ہیں آزمودہ اور صدری نسخہ جات۔ تابعدار حکم چند شرما پٹواری حلقہ چوچک ضلع منٹگمری

از جناب مولوی بہاؤ الدین شاہ صاحب کنڈیاں

گیرو یک تولہ۔ بھنگ سبز تازہ ایک تولہ دونو کو کوٹ کر گولیاں بقدر کنار صحرائی کے بنائیں اکثر خونی بواسیر کے دورہ کو چھ ماہ یا سال کے لئے آرام ہوتے دیکھا ہے۔

تمباکو کے خشک پتے کسی آہنی برتن میں رکھ کر جلا دیں۔ جب راکھ ہو جاوے۔ چھان لیویں۔ اور راکھ سے سولہ گنا پانی میں ڈالکر کسی آہنی برتن میں رکھیں صبح و شام ہلا دیا کریں۔ تین دن کے بعد پانی کو بذریعہ پچکاری کے کشید کر لیویں۔ تاکہ راکھ ہل نہ جاوے۔ پھر اُس پانی کو آگ پر برتن آہنی میں ڈال کر رکھیں آگ نرم ہووے کھرچنے سے ہلاتے رہیں۔ جب پانی خشک ہو جاوے تو اُتار لیویں۔ سفید نمک کھرچ کر باریک کر لیویں۔ بس تیار ہے۔

پیٹ کا درد ہو یا کھٹی ڈکاریں آتی ہوں یا بھوک نہ لگتی ہو تو دو ورتی گرمپانی کے ساتھ کھلا دیں۔ پہلی ہی خوراک میں نمایاں فائدہ نظر آویگا۔ نیز اگر بچھو یا بھڑ مکھی نے کاٹا ہووے تین رتی نمک وہاں رکھ کر ایک بوند پانی ڈالدیں فوراً سے پہلے آرام ہو گا۔ میرا بچاسوں دفعہ کا تجربہ شدہ ہے۔ نہایت مجرب ہے۔ میں ہمیشہ بنا کر رکھتا ہوں۔ اور مفت تقسیم کیا کرتا ہوں۔ یہ نسخہ رسالہ امرت کے پہلے سال کے پرچوں

میں نکلا تھا۔ طالب علم طب

مندرجہ ذیل نسخہ پانچ چھ مریضوں کو استعمال کرایا جو ضعف جگر کے باعث یرقان میں مبتلا تھے۔ بیحد فائدہ ہوا۔ کشتہ فولاد ۱ تولہ طباشیر ۲ تولہ۔ الائچی خورد ۲ تولہ۔ افسنتین رومی ۱ تولہ جوہر نوشادر ۱ تولہ۔ کاپلی مصری ۷ تولہ۔ خوراک ۱ ماشہ۔ خیساندہ ذیل سے دیں۔ کاسنی۔ زرشک۔ نیلوفر ہر ایک ۶ ماشہ رات کو آدھ پاؤ پانی میں بھگو دیں۔ صبح کو چھانکر ایک تولہ مصری ملاکر مذکورہ بالا دوا اسکے ساتھ کھلا دیں۔

حکیم دینا ناتھ ممبر انجمن خادم الحکمت از جہلم شہر

ایک عورت کو بوجہ مشارکت ورم رحم استسقا لحمی لاحق تھا جو کہ نہایت تکلیف اور شدت ورم اعضا سے بیٹھ نہیں سکتی تھی۔ ساتھ بخار بھی شامل تھا۔ تین ماہ بعد میرے پاس آئی میں نے سقوف سمی عہ ۷ رتیوں کی ۲۱ خوراک بناکر ۷ یوم کھلایا۔ غذا ان مرغن۔ بفضل خدا ۷ یوم میں کل تکلیف کالعدم ہوئی۔ بغرض احتیاط ۷ یوم تک اور ۲۱ پڑیاں کھلانے کو دی گئیں۔ یہ آپکا اقبال ہے۔ غلام مصطفےٰ

---

(۱) **قرحہ سوزاک**۔ ست بیروزہ ۳ ماشہ۔ شب یمانی ۲ ماشہ۔ دم الاخوین ۳ ماشہ۔ دودھاری ۳ ماشہ۔ شورہ قلمی ۲ ماشہ۔ کباب چینی ۳ ماشہ۔ دانہ الائچی کلاں ۳ ماشہ۔ سنگجراح ۳ ماشہ۔ رال سفید ۳ ماشہ۔ کہربا ۳ ماشہ۔ سب باریک کرکے بقدر ۳ ماشہ ہمراہ شیرہ ذیل کے کھلائیں۔ تخم خیارین ۳ ماشہ۔ زیرہ سفید ۳ ماشہ۔ عرق گاؤزبان ۳ تولہ شربت بزوری بارد ۳ ماشہ ملاکر نوش فرمائیں۔

(۲) **برائے وروسر**۔ کلورل ہائڈریٹ ۶ ماشہ۔ مشک کافور ۹ ماشہ۔ دونو کو ایک شیشی میں ڈال کر آگ کے قریب رکھدیں تا اسکے سیک سے دونو چیزیں سیال ہو جائیں۔ پس بقدر دو تین قطرہ استعمال کریں۔ مجرب ہے۔

(۳) **برائے بخار مزمن ونوبتی اور ورم اعضاء** گل نیلوفر۔ شاہترہ۔ چرائتہ۔ کرتیہ۔ اتیس۔ کوڑ۔ گلو۔ اجوائن۔ برگ نیم۔ سونف۔ پوست درخت نیم۔

پوست آملہ - دھنیاں - ہر ایک تولہ قوی گلی برتن میں ڈال کر اس میں ۳ پاؤ پانی ڈالیں اور چھوپ میں رکھیں - ایک دن اور ایک رات اسی طرح بھگو رکھیں - دوسرے دن صبح اس نقوع میں سے بقدر دس تولہ مریض کو پلائیں - پھر عصر کے وقت دس تولہ اور اس میں سے نکال کر پلائیں - اسی طرح روزانہ پلاتے رہیں - لیکن چاہیئے کہ جسقدر اس میں سے پانی نکالیں - اسیقدر اور پانی اس میں ملا دیا کریں - تا وقتیکہ مریض کو آرام ہو جائے اور ادویہ کا اثر باقی ہو - یہ تینوں نسخے میرے مجرب ہیں -

محمد غوث قریشی از کوٹلہ راولپنڈی

میں ایک نسخہ مجرب بخار اُتارنے کا لکھتا ہوں - یہ چند مرتبہ میرے تجربہ میں آ چکا ہے - بالکل صحیح ہے - وہ ہذا لوبان کوڑیا ایک تولہ ۴۰ تولہ پانی میں کسی گلی برتن میں رکھکر آگ پر جوش دیوے - جب پانی نصف رہ جاوے اُتار کر رکھیں جس کے بدن میں بخار ہو اور پسینہ نہ آتا ہو - اس پانی کی ۲ تولہ مقدار تین خوراک دیویں - انشاء اللہ تعالےٰ کیسا ہی بخار ہو گا پسینہ آکر اُتر جاویگا - حکیم نظام الدین از مورڈو نگر ضلع

تازہ خبریں

ایک وکیل ہائی کورٹ کو سزا - حیدرآباد یکم مارچ - عدالت ماتحت سے نرڑکے آ ڈانگ وکیل ہائی کورٹ کو جعل سازی اور جھوٹا مقدمہ بنانے کے جرم میں چھ ماہ قید سخت اور سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی -

بی - اے کے امتحانات اپریل میں ہونگے - بی - اے کا امتحان ۳ اپریل سے شروع ہوگا - صحیح تاریخوں کا بعد میں اعلان کیا جائیگا - میٹریکولیشن اور دیگر ابتدائی جماعتوں کے امتحانات ۱۷ - مارچ کو شروع ہونگے -

امریکن سیاح بمبئی میں - بمبئی ۱۹ فروری - آج جہاز لنکونا میں چار سو امریکن سیاح آئے ہیں - ان میں سے کچھ اشخاص آگرہ اور دہلی کو روانہ ہو رہے ہیں -

---

نوٹ - خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں - مدیر

خبردار سٹیم پریس لاہور میں بہام لالہ بھگن ناتھ سہگل مینجر چھاپا اور حکیم احمد الدین صاحب پبلشر نے شائع